سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2011

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2011

(سوموار28، منگل29، بدھ30، جمعرات31-مارچ2011)
(یوم الاثنین22، یوم الثلاثۃ23، یوم الاربعاء24، یوم الخمیس25-ربیع الثانی 1432ھ)

پندرھویں اسمبلی: تئیسواں اجلاس

جلد23:(حصہ سوم):شمارہ جات : 10تا13

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات

مندرجات

تیئیسواں اجلاس

سوموار،28۔مارچ2011

جلد 23:شمارہ 10

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
1۔	ایجنڈا ------------	621
2۔	تلاوت قرآن پاک وترجمہ ------------	625

3-	نعت رسول مقبول ﷺ ------------	626
	پوائنٹ آف آرڈر	
4-	سالڈ ویسٹ مینجمنٹ لاہور کے ملازمین کے مطالبات کے حل کے لئے ایوان کی کمیٹی بنانے کا مطالبہ ------------	627
نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
5-	وہاڑی میں محمد وسیم (ہاکی) کھلاڑی کے گھر شادی کی تقریب میں تھانہ سٹی پولیس کا بغیر کسی مقدمہ واطلاع مہمانوں کو گرفتار کرنا ------------	628
6-	قائد عوام جناب ذوالفقار علی بھٹو کے عدالتی قتل اور کراچی میں ٹارگٹ کلنگ پر چیف جسٹس آف پاکستان سے از خود نوٹس لینے کا مطالبہ ------------	632
	سوالات (محکمہ جات ہاؤسنگ وشہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ)	
7-	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات ------------	641
8-	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) ------------	653
	پوائنٹ آف آرڈر	
9-	صوبہ میں گندم کی خریداری کے حوالے سے حکومت کی جانب سے کسی پالیسی کا اعلان نہ کرنے سے کسانوں کو پریشانی کا سامنا ------------	689
10-	کورم کی نشاندہی ------------	694
	منگل، 29-مارچ 2011	
	جلد 23: شمارہ 11	
11-	ایجنڈا ------------	696
12-	تلاوت قرآن پاک وترجمہ ------------	698
13-	نعت رسول مقبول ﷺ ------------	699
	سوالات (محکمہ جات صنعت، کامرس اینڈ انوسٹمنٹ)	
14-	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات ------------	700

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
15۔	کورم کی نشاندہی	-----------	709
16۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (۔۔۔جاری)	-----------	710
17۔	کورم کی نشاندہی	-----------	715
18۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (۔۔۔جاری)	-----------	715
19۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)	-----------	729
20۔	معزز ممبران اسمبلی کی درخواست ہائے رخصت	-----------	752
	بدھ،30۔مارچ2011		
	جلد 23: شمارہ 12		
21۔	ایجنڈا	-----------	765
22۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	-----------	769
23۔	نعت رسول مقبولﷺ	-----------	770
	سوالات (محکمہ داخلہ)		
24۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	-----------	772
25۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)	-----------	794
	رپورٹیں (جو ایوان میں پیش ہوئیں)		
26۔	قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 میں ترمیم کے بارے میں مجلس قائمہ برائے قانون و پارلیمانی امور کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا	-----------	828
27۔	لائیو سٹاک فارم خضر آباد سرگودھا کی موجودہ لیز کی رقم کے بارے میں مجلس خصوصی کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا	-----------	828
28۔	مسودات قانون (ترمیم) قوانین پنجاب، ترمیم مالیہ اراضی پنجاب، قابض مزارعین اور مقرریداروں کو عطائے حقوق مالکانہ، پنجاب (ترمیم) رجسٹریشن، (ترمیم) جائیداد کی منتقلی بذریعہ ہندو دستاویز،		

	(ترمیم)صوبائی دیوالیہ، (ترمیم) خیراتی اور مذہبی اوقاف، (ترمیم)(قانونی رکاوٹوں کا خاتمہ) ہندو ورثہ، (دوسری ترمیم) ہندو قانون وراثت مصدرہ2011کے بارے میں مجلس قائمہ برائے مال، ریلیف واشتمال کی رپورٹوں کا ایوان میں پیش کیا جانا----------	829
	رپورٹ (میعاد میں توسیع)	
29۔	نشان زدہ سوال نمبر2304کے بارے میں مجلس خصوصی کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع -----------	830
نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	رپورٹ (جو ایوان میں پیش ہوئی)	
30۔	مسودہ قانون (ترمیم) مقامی حکومت پنجاب مصدرہ2011 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے مقامی حکومت ودیہی ترقی کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا -----------	831
	تحاریک التوائے کار	
31۔	ملٹی نیشنل کمپنیوں کی طرف سے مضر صحت فارمولا دودھ کی فروخت ----------- سرکاری کارروائی	833
	رپورٹ (جو ایوان میں پیش ہوئی)	
32۔	پنجاب پنشن فنڈ کی سالانہ رپورٹ برائے سال2008-09 کا ایوان میں پیش کیا جانا -----------	835
	مسودات قانون (جو متعارف ہوئے)	
33۔	مسودہ قانون لاہور رنگ روڈ اتھارٹی مصدرہ2011 -----------	835
34۔	مسودہ قانون (ترمیم) آثار قدیمہ مصدرہ2011 -----------	836
35۔	مسودہ قانون (ترمیم) (روزگار و بحالی) معذور افراد مصدرہ2011----------	836
36۔	مسودہ قانون (ترمیم) (رجسٹریشن وکنٹرول) سماجی بہبود کی رضاکار تنظیمیں مصدرہ2011 -----------	837

مسودات قانون (جو زیر غور لائے گئے)

37- مسودہ قانون (ترمیم) اوقاف مصدرہ 2011 ------------ 837

38- مسودہ قانون (ترمیم) انتقال جائیداد مصدرہ 2011 ------------ 841

39- مسودہ قانون (ترمیم) تقسیم مصدرہ 2011 ------------ 845

40- مسودہ قانون (ترمیم) بچوں کی ملازمت مصدرہ 2011 ------------ 847

41- مسودہ قانون (ترمیم) (خدمات کا ریکارڈ) ملازمت مصدرہ 2011 ------------ 851

42- مسودہ قانون (ترمیم) ٹیکنیکل ایجوکیشن اینڈ ووکیشنل ٹریننگ
اتھارٹی پنجاب مصدرہ 2011 ------------ 854

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
43-	مسودہ قانون (پرنٹنگ اور ریکارڈنگ) قرآن مجید مصدرہ 2011 ------------	856
44-	قرارداد پیش کرنے کے لئے قواعد کی معطلی کی تحریک ------------	861
	قرارداد	
45-	پنجاب یونین آف جرنلسٹس کی جانب سے پنجاب میں تمام پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا سے اپنے ملازمین کو بروقت تنخواہیں دینے اور ملازمت سے فارغ نہ کرنے کا مطالبہ ------------	862
46-	قرارداد پیش کرنے کے لئے قواعد کی معطلی کی تحریک ------------	863
	قرارداد	
47-	ملک میں وسیع سرمایہ کاری کے لئے وفاقی حکومت سے ٹیکس منسٹری سکیم بحال کرنے کا مطالبہ ------------	864
	رپورٹیں (میعاد میں توسیع)	
48-	نشان زدہ سوال نمبر 3435,2481 اور 3436 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع ------------	865
	پوائنٹ آف آرڈر	
49-	پارلیمانی سال اور اسمبلی اجلاس کے 100 ایام مکمل ہونے پر	

	اسمبلی ملازمین کی خدمات کے عوض ایک ماہ کے اعزازیہ کا مطالبہ ------------	866

جمعرات،31۔مارچ2011

جلد 23:شمارہ 13

50۔	ڈپٹی سپیکر کا بطور قائم مقام سپیکر اعلامیہ ------------	868
51۔	ایجنڈا ------------	870
52۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ ------------	872
53۔	نعت رسول مقبولﷺ ------------	873

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	سوالات (محکمہ زراعت)	
54۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات ------------	874
55۔	کورم کی نشاندہی ------------	889
56۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (۔۔۔جاری) ------------	889
57۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) ------------	911
	رپورٹیں (میعاد میں توسیع)	
58۔	نشان زدہ سوال نمبر 3204 کے بارے میں مجلس خصوصی کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع ------------	932
59۔	پرائیویٹ تعلیمی اداروں میں بڑھتی ہوئی فیسوں کے معاملے پر غور کرنے کے بارے میں مجلس خصوصی کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع ------------	933
60۔	قرارداد پیش کرنے کے لئے قواعد کی معطلی کی تحریک ------------	934
	قرارداد	
61۔	حکومت پاکستان اور پنجاب کا سال 2011 کو پاک چائنا دوستی کے سال	

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	کے طور پر منانے کا اعلان ------------	935
	پوائنٹ آف آرڈر	
62-	وفاقی حکومت کی جانب سے زرعی اشیاء پر زرعی ٹیکس لگانے کے خلاف قواعد کو معطل کر کے قرارداد پیش کرنے کا مطالبہ ------------	937
	توجہ دلاؤ نوٹس	
63-	(کوئی توجہ دلاؤ نوٹس پیش نہ ہوا) ------------	938
	تحاریک استحقاق	
64-	امریکی شہری ریمنڈ ڈیوس کی رہائی کے بارے میں نکتہ اعتراض پر معزز خاتون ممبر کا ایوان میں نازیبا الفاظ کا استعمال ------------	939

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
65-	ایف آئی اے کی جانب سے معزز ممبر اسمبلی چودھری مونس الٰہی کی گرفتاری کی اطلاع بروقت جناب سپیکر کو ارسال نہ کرنا (---جاری) ------------	940
66-	ڈپٹی سیکرٹری صحت (ایڈمن) کا معزز ممبر اسمبلی کے ساتھ تضحیک آمیز روّیہ ------------	941
67-	معزز خاتون ممبر اسمبلی کا ایوان میں نازیبا الفاظ کا استعمال ------------	942
68-	معزز ممبر اسمبلی کا ایوان میں غیر پارلیمانی روّیہ، ناشائستہ زبان اور ذومعنی حرکات کا مظاہرہ ------------	945
69-	ڈی جی (نرسنگ) لاہور کا معزز ممبران کے ساتھ تضحیک آمیز روّیہ ------------	946
	تحاریک التوائے کار	
70-	ملٹی نیشنل کمپنیوں کی طرف سے مضر صحت دودھ فارمولا کی فروخت (---جاری) ------------	948
71-	مال روڈ بالمقابل پنجاب اسمبلی احتجاجی جلوس روکنے کے لئے اعلیٰ اختیاراتی کمیٹی کے قیام کا مطالبہ ------------	948

72۔	میاں ڈویلپرز لاہور کا نام نہاد احمد ہاؤسنگ سکیم کے ذریعے عوام الناس کو لوٹنا ----------	951
73۔	صوبہ کے سرکاری ہسپتالوں میں ادویات کی لوکل پرچیز کی مد میں خُورد بُرد ----------	953
74۔	شاہی قلعہ لاہور میں پابندی کے باوجود افسران کی ملی بھگت سے تقریبات منعقد کروانے سے قومی ورثہ کو نقصان پہنچنے کا خدشہ ----------	954
75۔	محکمہ بہبود آبادی میں میل موبلائزر پراجیکٹ میں بھرتی کئے گئے ملازمین کی کم تنخواہ اور مراعات سے محرومی ----------	955
76۔	ڈیرہ غازی خان میں محکمہ لائیوسٹاک کی موبائل ٹیموں کی غفلت سے مویشیوں میں منہ کھر کی بیماری میں اضافہ ----------	957
77۔	قرارداد پیش کرنے کے لئے قواعد کی معطلی کی تحریک ----------	959

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	قرارداد	
78۔	وفاقی حکومت کی جانب سے جاری کردہ زرعی اشیاء پر ٹیکس کے آرڈیننس کو واپس لینے کا مطالبہ ----------	960
	سرکاری کارروائی	
	مسودہ قانون (جو زیر غور لایا گیا)	
79۔	مسودہ قانون قرشی یونیورسٹی مرید کے مصدرہ 2010 ----------	962
80۔	مسودہ قانون زیر غور لانے کے لئے قواعد کی معطلی کی تحریک ----------	970
	مسودہ قانون (جو زیر غور لایا گیا)	
81۔	مسودہ قانون (ترمیم) لوکل گورنمنٹ پنجاب مصدرہ 2011 ----------	971
82۔	مسودہ قانون زیر غور لانے کے لئے قواعد کی معطلی کی تحریک ----------	974

	مسودہ قانون (جو زیر غور لایا گیا)		
83۔	مسودہ قانون (ترمیم) قوانین پنجاب مصدرہ 2011	------------	975
84۔	مسودہ قانون زیر غور لانے کے لئے قواعد کی معطلی کی تحریک	------------	979
	مسودہ قانون (جو زیر غور لایا گیا)		
85۔	مسودہ قانون (ترمیم) مالیہ اراضی پنجاب مصدرہ 2011	------------	980
86۔	اجلاس کے اختتام کا اعلامیہ	------------	988
87۔	انڈکس		

621

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ،28۔مارچ2011

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ جات ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

توجہ دلاؤ نوٹس

سرکاری کارروائی

مسودات قانون کا ایوان میں پیش کیا جانا

1۔ مسودہ قانون (ترمیم) آثار قدیمہ 2011 (مسودہ قانون نمبر 25 بابت 2011)

ایک وزیر مسودہ قانون (ترمیم) آثار قدیمہ 2011 ایوان میں پیش کریں گے۔

2۔ مسودہ قانون (ترمیم) (روزگار و بحالی) معذور افراد 2011 (مسودہ قانون نمبر 26 بابت 2011)

ایک وزیر مسودہ قانون (ترمیم) (روزگار و بحالی) معذور افراد 2011 ایوان میں پیش کریں گے۔

3۔ مسودہ قانون (ترمیم) (رجسٹریشن و کنٹرول) سماجی بہبود کی رضاکار تنظیمیں 2011 (مسودہ قانون نمبر 27 بابت 2011)

ایک وزیر مسودہ قانون (ترمیم) (رجسٹریشن و کنٹرول) سماجی بہبود کی رضاکار تنظیمیں 2011 ایوان میں پیش کریں گے۔

622

مسودات قانون پر غور وخوض اوران کی منظوری

1۔ مسودہ قانون(ترمیم)اوقاف 2011(مسودہ قانون نمبر 1 بابت 2011)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(ترمیم)اوقاف 2011، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے ریونیو، ریلیف واشتمال نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(ترمیم)اوقاف 2011 منظور کیا جائے۔

2۔ مسودہ قانون(ترمیم)انتقال جائیداد 2011(مسودہ قانون نمبر 2 بابت 2011)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(ترمیم)انتقال جائیداد 2011، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے ریونیو، ریلیف واشتمال نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(ترمیم)انتقال جائیداد 2011 منظور کیا جائے۔

3۔ مسودہ قانون(ترمیم) تقسیم 2011(مسودہ قانون نمبر 3 بابت 2011)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(ترمیم) تقسیم 2011، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے ریونیو، ریلیف واشتمال نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(ترمیم) تقسیم 2011 منظور کیا جائے۔

4۔ مسودہ قانون(ترمیم) بچوں کی ملازمت 2011(مسودہ قانون نمبر 4 بابت 2011)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(ترمیم) بچوں کی ملازمت 2011، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے محنت وانسانی وسائل نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) بچوں کی ملازمت 2011 منظور کیا جائے۔

5۔ مسودہ قانون (ترمیم)(خدمات کا ریکارڈ)ملازمت 2011(مسودہ قانون نمبر5 بابت2011)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(ترمیم)(خدمات کاریکارڈ)ملازمت 2011، جیساکہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے محنت وانسانی وسائل نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم)(خدمات کاریکارڈ)ملازمت 2011 منظور کیا جائے۔

623

6۔ مسودہ قانون (ترمیم) ٹیکنیکل ایجوکیشن اینڈ ووکیشنل ٹریننگ اتھارٹی پنجاب2011

(مسودہ قانون نمبر7 بابت2011)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(ترمیم)ٹیکنیکل ایجوکیشن اینڈ ووکیشنل ٹریننگ اتھارٹی پنجاب 2011، جیساکہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے صنعت نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم)ٹیکنیکل ایجوکیشن اینڈ ووکیشنل ٹریننگ اتھارٹی پنجاب 2011 منظور کیا جائے۔

7۔ مسودہ قانون (پرنٹنگ اور ریکارڈنگ)قرآن مجید 2011(مسودہ قانون نمبر6 بابت2011)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(پرنٹنگ اور ریکارڈنگ)قرآن مجید2011، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے مذہبی امور اور اوقاف نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (پرنٹنگ اور ریکارڈنگ)قرآن مجید2011 منظور کیا جائے۔

8۔ مسودہ قانون قرشی یونیورسٹی مرید کے2010(مسودہ قانون نمبر24بابت2010)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون قرشی یونیورسٹی مرید کے 2010، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے تعلیم نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون قرشی یونیورسٹی مرید کے 2010 منظور کیا جائے۔

625

صوبائی اسمبلی پنجاب

پندرھویں اسمبلی کا تئیسواں اجلاس

سوموار،28۔مارچ2011

(یوم الاثنین،22۔ربیع الثانی1432ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں شام 4بج کر30منٹ پر زیر صدارت

جناب ڈپٹی سپیکر رانا مشہود احمد خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری محمد علی قادری نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِo

رَّبِّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا

الرَّحْمٰنِ لَا يَمْلِكُوْنَ مِنْهُ خِطَابًا ﴿٣٧﴾ يَوْمَ يَقُوْمُ الرُّوْحُ وَ

الْمَلٰٓئِكَةُ صَفًّا ۙ لَّا يَتَكَلَّمُوْنَ اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ

وَقَالَ صَوَابًا ﴿٣٨﴾ ذٰلِكَ الْيَوْمُ الْحَقُّ ۚ فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ

مَاٰبًا ﴿٣٩﴾ اِنَّآ اَنْذَرْنٰكُمْ عَذَابًا قَرِيْبًا ۚۖ يَّوْمَ يَنْظُرُ الْمَرْءُ مَا قَدَّمَتْ

يَدٰهُ وَيَقُوْلُ الْكٰفِرُ يٰلَيْتَنِىْ كُنْتُ تُرٰبًا ﴿٤٠﴾

سُوْرَۃُ النّبَاِآیات37 تا40

وہ جو آسمانوں اور زمین اور جو اُن دونوں میں ہے سب کا مالک ہے بڑا مہربان کسی کو اس سے بات کرنے کا یارا نہ ہوگا(37) جس دن روح (الامین) اور (اور) فرشتے صف باندھ کر کھڑے ہوں گے تو کوئی بول نہ سکے گا مگر جس کو (خدائے) رحمٰن اجازت بخشے اور اُس نے بات بھی درست کہی ہو(38) یہ دن بر حق ہے پس جو شخص

چاہے اپنے پروردگار کے پاس ٹھکانا بنا لے(39) ہم نے تم کو عذاب سے جو عنقریب آنے والا ہے آگاہ کر دیا ہے۔جس دن ہر شخص ان (اعمال) کو جو اس نے آگے بھیجے ہوں گے دیکھ لے گا اور کافر کہے گا کہ اے کاش میں مٹی ہوتا(40)

وماعلینا الاالبلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ جناب اختر حسین قریشی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

صلی اللہ علیک یا رسول اللہ
وسلم علیک یا حبیب اللہ

نام محمد کتنا میٹھا میٹھا لگتا ہے
پیارے نبی کا ذکر بھی ہم کو پیارا لگتا ہے
لب پر نغمے صلی علیٰ کے ہاتھوں میں کشکول
دیکھو تو سرکار کا منگتا کیسا لگتا ہے
یاد نبی میں رونے والا ہم دیوانوں کو
لاکھ پرایا ہو وہ پھر بھی اپنا لگتا ہے
آنکھوں میں مازاغ کا کجلا سر طحہ کا تاج
کیسے کہوں کملی والا ہم جیسا لگتا ہے
آؤ سنائیں اپنے نبی کو اپنے غم کی بات
ان کے علاوہ کون نیازی اپنا لگتا ہے

جناب ڈپٹی سپیکر: اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے ایجنڈا پر محکمہ ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔

پوائنٹ آف آرڈر

جناب پرویز رفیق: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

سالڈ ویسٹ مینجمنٹ لاہور کے ملازمین کے مطالبات کے حل کے لئے ایوان کی کمیٹی بنانے کا مطالبہ

جناب پرویز رفیق: جناب سپیکر! میں آپ کی توجہ ایک اہم مسئلہ کی طرف دلانا چاہتا ہوں کہ پنجاب اسمبلی کے باہر مال روڈ پر سالڈ ویسٹ مینجمنٹ لاہور میونسپل کارپوریشن کے ایک ہزار کے قریب ملازمین پوری یونین سمیت احتجاجاً بیٹھے ہوئے ہیں۔ میں اور جوئیل عامر سہوترا صاحب ان کے پاس گئے تھے۔ ان کا issue یہ ہے کہ یونین کے پانچ ذمہ دار افراد جن میں صدر، نائب صدر اور چیئرمین بھی شامل تھے، وسیم اجمل ایم ڈی سالڈ ویسٹ مینجمنٹ کے پاس 18-مارچ کو گئے۔ انہوں نے کہا کہ مسلمان ملازمین کو رمضان المبارک کے دوران کام میں دو گھنٹے کی relaxation دی جاتی ہے۔ ان دنوں مسیحیوں کے روزے چل رہے ہیں لہذا آپ ہمیں دو نہیں بلکہ ایک گھنٹہ کی relaxation دیں۔ یہ بات سننے کے بعد وسیم اجمل نے بائبل مقدس، یسوع مسیح کی ذات اور مسیحیوں کے بارے میں نازیبا الفاظ استعمال کئے۔ ہم نے ان احتجاج کرنے والے لوگوں سے وعدہ کیا کہ آپ کی یہ بات ہم House میں اٹھائیں گے۔ میری گزارش اور ان ملازمین کا مطالبہ ہے کہ اس بارے میں آپ House کی ایک کمیٹی تشکیل فرمادیں۔ یہ کمیٹی ان لوگوں کے پاس جائے، ان کی بات سنے اور جو بھی قانونی کارروائی بنتی ہے وہ وسیم اجمل کے خلاف کی جائے۔ یہ لوگ ڈی سی او صاحب کے پاس بھی گئے تھے لیکن انہوں نے کوئی مناسب بات نہیں کی بلکہ دو سو ملازمین معطل کر دیئے گئے ہیں۔ میری گزارش ہے کہ اس معاملے کو ہم ادھر ہی pick کریں اور نمٹا دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میں عرض کرتا ہوں کہ ابھی House کی کارروائی شروع نہیں ہوئی تھی آپ اور سہوترا صاحب تشریف لائے اور اس معاملے کو point out کیا تھا۔ اسی وقت سپیکر صاحب اور وزیر قانون سے بات ہوئی اور انہوں نے اس حوالے سے جناب پرویز رفیق، جناب جوئیل عامر سہوترا، خواجہ سلمان رفیق، حافظ میاں نعمان اور محترمہ عارفہ خالد پرویز پر مشتمل ممبران کی ایک کمیٹی تشکیل فرمائی ہے۔ یہ سب حضرات کمیٹی روم میں آ چکے ہیں، آپ بھی ابھی وہاں پر تشریف لے جائیں۔ میں نے House کی کمیٹی کے نام announce کر دیئے ہیں۔ اس کمیٹی کے معزز ممبران جا کر ان لوگوں سے مذاکرات کریں اور پھر اس حوالے سے House کو apprise کیا جائے۔

ملک نوشیر خان انجم لنگڑیال: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، لنگڑیال صاحب!

وہاڑی میں محمد وسیم (ہاکی) کھلاڑی کے گھر شادی کی تقریب میں تھانہ سٹی پولیس کا بغیر کسی مقدمہ واطلاع مہمانوں کو گرفتار کرنا

ملک نوشیر خان انجم لنگڑیال: جناب سپیکر! وہاڑی شہر کے حوالے سے میں ایک بہت ہی اہم issue کی جانب آپ کی توجہ مبذول کرانا چاہتا ہوں۔ ہمارے وہاڑی شہر سے پاکستان ہاکی ٹیم میں دو کھلاڑی محمد وسیم اور وقاص اکبر شامل ہیں۔ محمد وسیم پچھلے چودہ سال سے پاکستان ہاکی ٹیم کا حصہ ہیں اور وہ دنیا کے بہترین کھلاڑی بھی منتخب ہو چکے ہیں۔ اسی طرح وقاص اکبر بھی پچھلے تین سال سے پاکستان ہاکی ٹیم کا حصہ ہیں۔ یہ ہمارے لئے بڑے اعزاز کی بات ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا کرم ہے کہ پاکستان کی کرکٹ اور ہاکی ٹیم میں ہمارے ضلع وہاڑی کے کھلاڑی شامل رہے ہیں۔

جناب سپیکر! پرسوں رات کا ایک واقعہ میں آپ کے گوش گزار کرنا چاہتا ہوں۔ پاکستان ہاکی ٹیم کے کھلاڑی محمد وسیم کا رات کو مجھے فون آیا کہ لنگڑیال صاحب ہم نے اپنے مختلف نمائندوں کے ساتھ فون پر بات کرنے کی کوشش کی ہے لیکن ہمارا کسی سے رابطہ نہیں ہو سکا۔۔۔

(اذانِ عصر)

جناب سپیکر! میں عرض کر رہا تھا کہ مجھے محمد وسیم نے فون کیا کہ ہمارے ساتھی وقاص اکبر کے بھائی کی شادی ہے۔ ان کا ولیمہ آج رات کو ہونا ہے جبکہ پرسوں رات ان کی شادی تھی۔ اس شادی میں شرکت کے لئے پاکستان ہاکی ٹیم کے دوسرے کھلاڑی اور ان کی فیملی کے لوگ بھی آئے ہوئے

تھے۔پورے خاندان کے افراد گھر میں بیٹھے ہوئے تھے کہ دو پولیس کانسٹیبل آئے اور انہوں نے کہا کہ آپ اپنی شادی کی تقریب کو فوری طور پر wind up کر لیں۔ محمد وسیم وغیرہ نے اپنا تعارف کرایا کہ ہم پاکستان ہاکی ٹیم کے کھلاڑی ہیں۔ دو ماہ پہلے جب یہ ایشیا کپ جیت کر آئے تو ہم نے ان کا شاندار استقبال کیا تھا۔انہوں نے ان پولیس والوں سے کہا کہ ہمیں 30 منٹ دے دیں۔ ہم اپنی تقریب کو 30 منٹ کے اندر اندر wind up کر لیتے ہیں۔ وہ پولیس والے چلے گئے۔30 منٹ سے پہلے ہی تھانہ سٹی کی پولیس گاڑی بھر کر دوبارہ آئی اور اجازت کے بغیر ان کے گھر میں داخل ہو گئی۔ یہ پولیس والے وقاص اکبر، اس کے داماد شاہد (ایڈووکیٹ) اور ان کی فیملی کے دوسرے پانچ چھ افراد کو گرفتار کر کے، ہتھکڑیاں لگا کر لے گئے اور تھانے کی حوالات میں بند کر دیا۔(شیم، شیم)

میں نے فوری طور پر متعلقہ ڈی ایس پی کو فون کیا اور کہا کہ یہ ہمارے قومی ہیروز ہیں ان کے ساتھ چور اور ڈاکوؤں والا سلوک نہ کیا جائے۔ خدا کے لئے آپ موقع پر جائیں اور اس معاملے کو احسن انداز سے سلجھائیں۔پولیس کی طرف سے اس طرح lawlessness کی کارروائی کسی طور پر بھی مناسب نہیں ہے۔ یہ سراسر ظلم اور ناانصافی ہے۔ ڈی ایس پی نے مجھے کہا کہ آپ فکر نہ کریں میں اس معاملے کو دیکھ لیتا ہوں۔ تین گھنٹے بعد میں نے ڈی ایس پی کو دوبارہ فون کیا کہ آپ کے کہنے پر کوئی اثر نہیں ہو رہا اور متعلقہ تھانیدار اُن سے مک مکا کر رہا ہے۔ میں یہاں پر ساری بات on oath کر رہا ہوں۔ مجھے نمبر بنانے کی ضرورت ہے اور نہ ہی میں کسی کو degrade کرنا چاہتا ہوں۔ تین گھنٹے بعد میں نے وسیم سے کہا کہ آپ تھانے جائیں سارا معاملہ حل ہو جائے گا۔ وسیم تھانے میں گیا تو تھانیدار نے اس سے کہا کہ چلو تھانے سے باہر نکلو۔ وسیم 14 سال سے پاکستانی ہاکی ٹیم کا حصہ ہے اور بڑی فتوحات میں اُس کا نام شامل ہے لیکن اُس کی بھی بات نہ سُنی گئی اور اُسے تھانے سے بھی باہر نکال دیا گیا۔ میں نے دوبارہ ڈی ایس پی صاحب سے کہا کہ آپ یہ ظلم کر رہے ہیں کیونکہ اس میں کوئی پارٹی بازی والا معاملہ بھی نہیں ہے۔ میں اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی کہتا چلوں کہ وقاص اکبر کا بھائی مسلم لیگ (ن) کا اہم عہدیدار ہے اور یہ شاہد (ایڈووکیٹ) خیر پور سے مسلم لیگ (ن) کے ٹکٹ ہولڈر کا چھوٹا بھائی ہے۔ ڈی ایس پی صاحب نے کہا کہ وقاص اکبر کو تو دیکھ لیتے ہیں اور دوسرے لوگوں نے شراب پی ہوئی ہے۔ میں نے اپنی پوری تصدیق کرنے کے بعد ڈی ایس پی صاحب سے کہا کہ وہاں پر لوگ حلف اُٹھانے کو تیار ہیں کہ ان لوگوں نے کبھی ایسی حرکت کی ہو تو وہ سزا بھگتنے کے لئے تیار ہیں لیکن اُس کے بعد ڈی ایس پی صاحب نے اپنے فون بند کر لئے اور متعلقہ تھانیدار نے صبح چھ بجے تک ان لوگوں کو حوالات میں بند رکھا، اُس کے بعد تھانیدار

اُنہیں ہسپتال لے کر گیا تو ڈاکٹر صاحب نے کہا کہ انہوں نے کسی قسم کی کوئی ایسی حرکت نہیں کی اور اُس ڈاکٹر نے لکھ کر دے دیا کہ یہ بالکل جھوٹ ہے۔ میں دوبارہ پولیس والوں کو فون کرنے کی کوشش کرتا رہا کہ خدا کا خوف کرو، اُن کے گھر مہمان آئے ہوئے ہیں، اُن کا کھانا اُسی طرح پڑا ہوا ہے اور آپ نے مہمانوں کو اُٹھا کر حوالات میں پھینکا ہوا ہے لیکن اُس نے بات کرنے سے انکار کر دیا۔ میں یہاں پورے دعوے سے کہتا ہوں کہ اُس کے بعد اُس تھانیدار نے اُن لوگوں سے پیسے لے کر اُن کو چھوڑ دیا۔

جناب سپیکر! میں نہیں کہتا کہ میں کسی کو موردِ الزام ٹھہراتا ہوں لیکن اس قسم کے واقعات ہماری قوم کے لئے باعثِ شرم ہیں کہ ہمارے ہیروز کے ساتھ ایسا سلوک کیا جا رہا ہے لہذا ایسے لوگوں کے ساتھ سختی سے نمٹنا چاہئے تاکہ آئندہ کوئی شخص ایسی حرکت کرنے کی جرأت نہ کرے۔ پولیس ہمارے کنٹرول سے باہر ہے اور ہم ممبران کو تو پہلے ہی حکومت نے اُن کے آگے پھینکا ہوا ہے۔ پورے پاکستان میں ہاکی کے ہمارے گیارہ کھلاڑی ہیں اگر ہم اُن کو بھی تحفظ نہیں دے سکتے تو میرا خیال ہے کہ پھر اس سسٹم کا کوئی جواز نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: لنگڑیال صاحب! آپ کی بات بالکل ٹھیک ہے لیکن آپ ماشاء اللہ خود وکیل ہونے کے ناتے قانون کو سمجھتے ہیں، اگر آپ اس معاملے پر توجہ دلاؤ نوٹس لے آتے تو اس پر فوری طور پر respond ہوتا اور اس پر کارروائی بھی ہوتی۔ اب میں point of order پر صرف لاء منسٹر صاحب کو یہ کہہ سکتا ہوں کہ آپ اس پورے واقعہ کو دیکھ لیں کیونکہ قومی ہیروز کے ساتھ اس طرح کی زیادتی نہیں ہونی چاہئے تھی بلکہ اس قسم کی زیادتی کسی کے ساتھ بھی نہیں ہونی چاہئے۔ جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر! لنگڑیال صاحب نے اس واقعہ کو بڑی تفصیل کے ساتھ بیان کیا ہے اور انہوں نے جو حقائق اور تفصیل بتائی ہے اگر ایسا ہوا ہے تو یقیناً یہ بڑی زیادتی کی بات ہے کیونکہ ایسا نہیں ہونا چاہئے تھا۔ لنگڑیال صاحب مجھے یہ حقائق فراہم کر دیں تو میں تھوڑی دیر میں ڈی پی او، وہاڑی سے اس واقعہ کے بارے میں پوچھتا ہوں اور جن پولیس والوں نے یہ زیادتی کی ہے اُن کے خلاف بالکل کارروائی ہو گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: لنگڑیال صاحب! آپ ابھی رانا صاحب کو تمام تفصیلات فراہم کر دیں۔ جی، فوزیہ بہرام صاحبہ!

محترمہ فوزیہ بہرام: جناب سپیکر! میرا point of view questions کے متعلق ہے اور اس کا تعلق directly آپ کے ساتھ ہے۔ میں نے اُس روز mineral water پر ایک بہت serious

question کیا تھا جس حوالے سے چھوٹے اضلاع کے ساتھ بہت سخت زیادتی ہو رہی ہے اور غریب لوگوں کی صحت بہت زیادہ suffer کر رہی ہے۔ آپ نے فرمایا تھا کہ میں یہ next question لے لوں گا تو اس محکمے پر جب next questions آئیں گے تو کیا آپ میرا وہ question اُن میں شامل کر لیں گے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! میرا خیال ہے کہ میں اُس وقت اِس حوالے سے direction دینا بھول گیا تھا کیونکہ بقیہ سوالات lapse ہو جاتے ہیں تو میں on the floor of the House کہہ دیتا ہوں کہ دوبارہ جب بھی اُس محکمے کے questions take up ہوں گے تو ہم اُن کے ساتھ آپ کے question کو بھی take up کر لیں گے۔ اب عبداللہ یوسف صاحب!

چوہدری عبداللہ یوسف: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! میں آپ کی توجہ آج کے روزنامہ "جنگ" میں حامد میر کے کالم پر دلانا چاہتا ہوں۔ جمعہ کے روز جب آپ یہاں پر بحیثیت سپیکر تشریف فرما تھے تو ہمارے معزز ممبر شیخ علاؤالدین، آپ اُن کو لوٹا کہیں یا جو بھی کہیں، انہوں نے قائداعظم کو بھی لوٹوں کی صف میں شامل کرنے کی کوشش کی اور اُن پر کیچڑ اُچھالا۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "شیم، شیم" کی نعرہ بازی)

شیخ صاحب لوٹا ازم اور اپنے کرتوتوں کو چھپانے کے لئے ایسی شخصیت کو میدان میں لے آئے جن کا ساری دُنیا احترام کرتی ہے اور حال ہی میں ہندوستان کے ایک سابق وزیر خارجہ نے بھی قائداعظم پر ایک کتاب لکھی ہے جس کو ساری دُنیا میں سراہا گیا ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

مجھے افسوس ہے کہ کل یہاں پر وزیر قانون بھی موجود تھے لیکن انہوں نے اس بات کا نوٹس نہیں لیا اور Treasury Benches کے وہ لوگ جو اپنے قائد کو قائداعظم ثانی کہتے ہیں وہ بھی اس پر خاموش رہے اور قائداعظم کی بے عزتی کے لئے اس معزز ایوان کو ملوث کرنے پر ان لوٹوں کی وجہ سے اُن کی حمایت کی۔ میں اس بات پر press کرتا ہوں کہ آپ آئندہ کسی شخص کو بھی یہ اجازت نہیں دیں گے کہ ایسے لوٹے اپنے کرتوتوں پر پردہ ڈالنے کے لئے قائداعظم کو ملوث کریں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔ اب شوکت بسراء صاحب!

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! انہوں نے جو بات کی ہے میں اس کا جواب دوں گا۔ (قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔Order in the House. لاء منسٹر صاحب بات کرنا چاہ رہے ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! عبداللہ یوسف صاحب نے جس بات کی طرف نشاندہی کی ہے، میں سمجھتا ہوں کہ قائدِ اعظم کی ذات اور اُن کا مقام اتنا بڑا ہے کہ اُس دن شیخ علاؤالدین صاحب نے اپنی سوچ کے مطابق بات کی لیکن اگر اُس دن وہ بات مثبت نہیں تھی تو آج دوبارہ اُس بات کو شروع کر کے اور اُن کی ذات کو دوبارہ زیرِ بحث لانا کوئی اچھا gesture نہیں ہے۔ میری آپ سے یہ گزارش ہے کہ عبداللہ یوسف نے بات کر لی ہے، میں اپنے بھائی شیخ علاؤالدین صاحب سے بھی گزارش کروں گا اور آپ سے بھی یہ گزارش کروں گا کہ جس موضوع پر قائدِ اعظم کی ذات زیرِ بحث آئے آپ اُس موضوع پر بات کرنے کی اجازت نہ دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: لاء منسٹر صاحب کی بات بالکل مناسب ہے۔ جی، شوکت بسراء صاحب!

محترمہ آمنہ اُلفت: جناب سپیکر! انہوں نے اُس دن میرا نام لے کر مجھ سے جواب طلب کیا تھا لہذا میں انہیں جواب دینا چاہتی ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اب میں بسراء صاحب کو floor دے چکا ہوں اور وہ بات بھی ختم ہو گئی ہے۔ دیکھیں، ہم سب کے جذبات ہیں اور جیسے لاء منسٹر صاحب نے کہا ہے کہ قائدِ اعظم کے حوالے سے یہاں پر کوئی controversial talk نہیں ہونی چاہیے۔۔ (قطع کلامیاں)

جی، شوکت بسراء صاحب!

قائد عوام جناب ذوالفقار علی بھٹو کے عدالتی قتل اور کراچی میں ٹارگٹ کلنگ پر چیف جسٹس آف پاکستان سے از خود نوٹس لینے کا مطالبہ

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! آج سے ٹھیک سات دن بعد 4-اپریل کو شہید قائد ذوالفقار علی بھٹو کی برسی ہے۔ محسنِ پاکستان، قائدِ عوام، فخرِ پاکستان کا جس طرح judicial murder ہوا، اُس وقت کے چیف جسٹس نسیم حسن شاہ نے خود کہا کہ مجھ پر پریشر تھا اور ہم سے غلط فیصلہ کروایا گیا۔ ذوالفقار علی بھٹو کا قصور یہ تھا کہ انہوں نے پاکستان کو ایٹمی ٹیکنالوجی دی تھی، اُن کا یہ قصور تھا کہ انہوں نے پاکستان کو متفقہ آئین دیا تھا اور اُن کا یہ قصور تھا کہ انہوں نے غریب عوام کو زبان دی تھی تو اُن کا judicial murder کرا دیا گیا۔ میں نے، آپ نے، تمام سیاسی کارکنوں نے، میڈیا نے،

پاکستان کی سول سوسائٹی نے اور ہر طبقہ فکر نے اپنے خون کا نذرانہ دے کر اس آزاد عدلیہ کو بحال کرایا ہے، جب ایک چیز admitted facts سامنے آچکی ہے کہ آج عدلیہ آزاد ہے تو میں چیف جسٹس آف پاکستان سے یہ مطالبہ کرتا ہوں کہ از خود نوٹس لیتے ہوئے اُن لوگوں کو کیفر کردار تک پہنچایا جائے جنہوں نے ہمارے قائد کو شہید کیا۔(نعرہ ہائے تحسین)

میں یہ گزارش کرتا ہوں کہ آج عدلیہ آزاد ہے تو جن لوگوں نے سپریم کورٹ پر حملہ کیا، سپریم کورٹ کی تختیاں اُکھاڑیں اور سپریم کورٹ کے ججوں پر حملہ کیا، میں چیف جسٹس آف پاکستان سے مطالبہ کرتا ہوں کہ از خود نوٹس لیتے ہوئے اُن لوگوں کو بھی کیفرِ کردار تک پہنچایا جائے۔21۔ مئی کو کراچی میں بہت بڑا واقعہ ہوا،18۔اکتوبر کو بہت بڑا واقعہ ہوا۔۔(قطع کلامیاں)

اگر یہ ہمیں بات نہیں کرنے دیں گے تو ہم بھی ان کو بات نہیں کرنے دیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بسراء صاحب! آپ کا پوائنٹ آف آرڈر کیا ہے؟ پلیز wind up کریں۔

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں آپ کی بہت اہم معاملہ کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔آج عدلیہ سے پوری پاکستانی عوام کو امیدیں ہیں کہ کراچی میں جو target killing ہو رہی ہے اور روزانہ بیسیوں لوگ مر رہے ہیں۔ میں چیف جسٹس آف پاکستان سے اس ایوان میں کھڑے ہو کر مطالبہ کرتا ہوں کہ آج اگر عدلیہ آزاد ہے تو از خود نوٹس لیتے ہوئے کراچی کا امن بحال کرائے۔

جناب سپیکر! بات یہیں پر ختم نہیں ہوتی آج سے ہمارا یہ House جس میں، میں کھڑا ہوں اس کے وزیر اعلیٰ غیر آئینی وزیر اعلیٰ ہیں۔ان کے متعلق سپریم کورٹ میں writ موجود ہے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے "No, No" کی نعرہ بازی)

جناب ڈپٹی سپیکر: اب آپ تشریف رکھیں۔(قطع کلامیاں)

سید زعیم حسین قادری: جناب سپیکر! یہ تاریخ کو مسخ نہ کریں۔(قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: بسراء صاحب! آپ نے کیا کہا ہے، مجھے سمجھ نہیں آئی کہ آپ نے کیا کہا ہے؟

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! پاکستان پیپلز پارٹی 40 سال سے عدالتی کٹہرے میں کھڑی ہے۔آج ہم اس House میں یہ مطالبہ کرتے ہیں۔۔۔(قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔ میں wind up کرا رہا ہوں۔

چودھری شوکت محمود بسراء(ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! مجھے سمجھ نہیں آ رہی کہ ان کو کس چیز کی تکلیف ہو رہی ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ اپنی بات کو wind up کریں۔

چودھری شوکت محمود بسراء(ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں تو اپنے چیف جسٹس جن کے لئے ہم سب لوگوں نے خون دیا ہے ان سے استدعا کر رہا ہوں تو ان کو کیوں تکلیف ہو رہی ہے؟ (قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: Order in the House آپ تشریف رکھیں۔ بسراء صاحب! آپ ایک منٹ میں اپنی بات wind up کریں۔

چودھری شوکت محمود بسراء(ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! یہ انتہائی افسوس کی بات ہے۔ میں نے ان کی ذات کے متعلق کوئی بات نہیں کی، میں تو ان سے استدعا اور درخواست کر رہا ہوں جن کے لئے پورے پاکستان کے عوام نے خون دیا ہے۔ ہم نے لاشیں اٹھائی ہیں۔ میں تو ان سے مطالبہ کر رہا ہوں، ان کو پتا نہیں کیا problem ہو رہی ہے؟ (قطع کلامیاں)

میں یہ گزارش کر رہا ہوں کہ اس House کے وزیر اعلیٰ کی پٹیشن سپریم کورٹ میں pending ہے۔ میں چیف جسٹس آف پاکستان سے یہ مطالبہ کرتا ہوں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں، نہیں۔ (قطع کلامیاں)

چودھری شوکت محمود بسراء(ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں مطالبہ کرنے کا حق رکھتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: Order in the House آپ معزز ممبر ہیں تمام اخبارات میں بھی آیا ہے کہ سپریم کورٹ کے اندر کوئی پٹیشن pending نہیں ہے۔ جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور(راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں اپنے بھائی شوکت بسراء صاحب کی خدمت میں یہ گزارش کروں گا کہ جہاں تک ذوالفقار علی بھٹو(شہید) اور محترمہ بے نظیر بھٹو(شہید) کا معاملہ ہے تو ان کی سیاسی قربانی اور سیاسی جدوجہد کو پوری قوم تسلیم کرتی ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

اگر آپ یہ بات سمجھتے ہیں کہ ذوالفقار علی بھٹو(شہید) کے مقدمے میں انصاف نہیں ہوا تو یقیناً آئین میں وہ اختیار صدر صاحب کے پاس موجود ہے کہ وہ اس مقدمے یا فیصلے کو دوبارہ سپریم کورٹ کو refer کر سکتے ہیں۔ اسی طرح سے اگر کوئی اور بھی واقعہ ہے جس کے متعلق آپ کی reservations ہیں کہ اس واقعہ میں بھی کسی کو سزا ملنی چاہئے تو وہ اختیار بھی صدر صاحب کے پاس ہے اس معاملے کو بھی وہ نئے

سرے سے سپریم کورٹ کوrefer کر سکتے ہیں اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ یہ مطالبہ میرے بھائی شوکت بسراء صاحب کو صدر صاحب سے کرنا چاہئے۔ پہلے stay کی بات ہوتی تھی اور اب یہ پٹیشن پر آ گئے ہیں۔ میں ان کی خدمت میں یہ گزارش کروں گا۔۔۔(قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ ان کو بات کرنے دیں۔ میں ان کے بعد آپ کو floor دوں گا۔ جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان): میری شوکت بسراء صاحب سے گزارش ہے کہ اگر کسی پٹیشن کے متعلق کوئی معاملہ ہے تو وہ اس کا نمبر مجھے دیں اس کا جواب بھی ان کو فراہم کر دیا جائے گا لیکن یہ کیا attitude ہے کہ کراچی میں امن بھی چیف جسٹس بحال کرائے، فلاں کام بھی چیف جسٹس کرائے تو پھر Federal Government نے کیا کرنا ہے اور صدر صاحب نے کیا کرنا ہے؟ اس وقت وقفہ سوالات ہے آپ اسے چلنے دیں اس کے بعد پھر اگر انھوں نے debate کرنی ہے تو کر لیں۔

سیدہ ماجدہ زیدی: پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر! House in order نہیں ہے۔ ایک لوٹا منسٹر کی سیٹ پر بیٹھا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ ذرا تشریف رکھیں۔ آپ تشریف رکھیں۔ آپ پہلے میری بات سنیں۔ ماجدہ زیدی صاحبہ! آپ تشریف رکھیں۔ (قطع کلامیاں)

یہاں بیٹھنے پر کسی کا کوئی اعتراض نہیں، یہاں پر کوئی نہیں بولے گا، یہ صرف منسٹرز کے لئے سیٹیں ہیں یہاں سے کوئی بول نہیں سکتا۔ آپ کو ذرا رولز کا پتا ہونا چاہئے۔ اس کے علاوہ دوسری بات یہ ہے کہ وقفہ سوالات ہے اور آپ نے سارا ٹائم پوائنٹ آف آرڈرز پر گزار دیا ہے۔

سیدہ ماجدہ زیدی: جناب سپیکر! کیا میں قائد ایوان کی سیٹ پر بیٹھ سکتی ہوں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: لیڈر آف دی House اور لیڈر آف دی اپوزیشن کی سیٹوں پر نہیں بیٹھا جا سکتا یہ آپ کے ذہن میں ہونا چاہئے۔ جب آپ decorum of the House کی بات کرتے ہیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبر حزب اختلاف جناب محمد اشرف خان سوہنا
قائد حزب اختلاف کی نشست سے اٹھ گئے)

(اس مرحلہ پر معزز ممبر حزب اختلاف محترمہ سیمل کامران منسٹر کی نشست پر بیٹھ گئیں)

لیڈر آف دی Houseاور لیڈر آف دی اپوزیشن کی سیٹوں پر کوئی نہیں بیٹھ سکتا۔(قطع کلامیاں)
سیمل کامران صاحبہ!جب آپ رولز کی بات کرتی ہیں تو یہ designated seats ہیں۔
محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر!میں بھی ان سیٹوں پر بیٹھ گئی ہوں۔
جناب ڈپٹی سپیکر: یہ Treasury کی designated seats ہیں۔(قطع کلامیاں)
پہلے میری بات سن لیں۔Order in the House سیمل کامران صاحبہ!آپ میری بات سنیں۔
محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر!آپ میری گزارش سن لیں۔
جناب ڈپٹی سپیکر: آپ پہلے میری بات سنیں۔ میں قانونی بات کر رہا ہوں۔ میں legal بات کر رہا ہوں۔
محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر!میں بھی اس House کی ممبر ہوں۔
جناب ڈپٹی سپیکر: .This is no way آپ یہاں پر کھڑی ہو کر بات نہیں کر سکتیں اور صرف اپنی سیٹ پر جاکر بات کر سکتی ہیں۔
محترمہ سیمل کامران: ہم بھی honourable members ہیں۔
جناب ڈپٹی سپیکر: Rule 8 کے اندر allocation of seats کر دی گئی ہیں اُس کے مطابق اِس طرف والی سیٹیں حکومتی ممبران کی ہیں۔ اگر آپ حکومتی ممبر ہیں تو اِدھر آ سکتی ہیں ورنہ اپوزیشن کی سیٹیں دوسری طرف ہیں۔
محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر!مجھے یہ بتائیں کہ کیا وہ treasury کے ممبر ہیں؟ آپ اس پر ruling دیں۔
جناب ڈپٹی سپیکر: آپ اِدھر آ کر بات کریں اور بتائیں۔
محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر!آپ ruling دیں کہ کیا وہ منسٹر کی سیٹوں پر بیٹھ سکتا ہے؟
محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر!پوائنٹ آف آرڈر۔ لوٹے کا کوئی پیندہ نہیں ہوتا، لوٹا صرف لوٹا ہوتا ہے اور وہ treasury کا ممبر نہیں ہوتا اس لئے آپ لوٹے کو وہاں سے اٹھائیں کیونکہ آپ منسٹروں کی توہین کر رہے ہیں۔ یہ ہمارے honourable Ministers کی توہین ہے کہ اس House میں لوٹا اور منسٹر دونوں برابر ہیں۔ ہمارے House اور منسٹروں کی بھی توہین ہے کہ آپ نے لوٹے اور منسٹر برابر کر

دیئے ہیں۔ یہ کوئی طریق کار نہیں ہے لہذا آپ لوٹے کو کسی دوسری جگہ بٹھائیں یا پھر اِس جگہ پر منسٹروں کو بٹھائیں۔

سیدہ ماجدہ زیدی: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اب آپ کا پوائنٹ آف آرڈر کیا ہے؟

سیدہ ماجدہ زیدی: جناب سپیکر! یہ جو منسٹر کی سیٹ پر لوٹا بیٹھا ہے یہ میری پارٹی سے الیکشن لڑ کر آیا ہے۔ اگر اس نے میری پارٹی سے الیکشن لڑا ہے تو اِس کا مطلب ہے کہ میں بھی وہاں جا کر بیٹھ سکتی ہوں۔

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر!۔۔۔

محترمہ آمنہ الفت: پوائنٹ آف آرڈر۔

سیدہ ماجدہ زیدی: جناب سپیکر! آپ کی توجہ ہی نہیں ہوتی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ پہلے decide کر لیں کہ کس نے بولنا ہے؟

سیدہ ماجدہ زیدی: جناب سپیکر! میں نے بات کی ہے لیکن آپ کی توجہ نہیں تھی۔

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! اس حوالے سے مجھے rules دکھائیں۔ میں بھی آپ کی طرح قانون کا ایک ادنیٰ طالب علم ہوں۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! یہ کون سا قانون ہے کہ یہ میری پارٹی کا ہے لیکن یہاں منسٹر کی سیٹ پر بیٹھا ہوا ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! آپ یہاں سے بات نہیں کر سکتیں۔ آپ صرف اپنی سیٹ پر جا کر اپنی بات کر سکتی ہیں۔ (قطع کلامیاں)

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں بھی آپ کی طرح قانون کا ایک ادنیٰ طالب علم ہوں۔ میری بہن سیمل بالکل ٹھیک کہہ رہی ہیں۔ بات صرف یہ ہے کہ وہ ممبر جو لوٹا بھی ہے وہ منسٹر کی سیٹ پر نہیں بیٹھ سکتا لیکن میں ایک قانونی بات کرتا ہوں کہ ابھی آپ کہنے لگے تھے کہ فلاں سیکشن میں دیکھ لیں۔ آپ ابھی Rules of Procedure کی کتاب نکال لیں اُس میں درج rule کے مطابق اُس سیٹ پر یہ بھائی لوٹا صاحب نہیں بیٹھ سکتے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بسراء صاحب! اب آپ اس کا جواب سن لیں۔ سپیکر صاحب نے rule 8 کے تحت ruling دی جس پر آپ نے اپنا آئینی اختیار استعمال کرتے ہوئے اُس ruling پر ایک petition file کی ہوئی ہے۔ آپ اُس petition کو واپس لے کر اس House میں بات کر سکتے ہیں کیونکہ یہ matter اس وقت sub-judice ہے اور sub-judice matter پر اس House کے اندر بات نہیں ہو سکتی۔ اس پر سپیکر صاحب کی ruling آئی جسے اٹھا کر آپ ایک forum پر لے گئے۔ اب جب تک اُس forum سے decision نہیں ہوتا آپ یہاں پر بات نہیں کر سکتے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبر حزب اختلاف محترمہ سیمل کامران
اپنی نشست پر واپس تشریف لے آئیں)

چودھری ظہیر الدین خان: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، چودھری ظہیر صاحب!

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! آپ کس منہ سے لوٹا کریسی کو justify کریں گے؟

ڈاکٹر غزالہ رضارانا: جناب سپیکر! انہیں کہیں کہ یہ چُپ ہو کر بیٹھ جائیں۔

چودھری ظہیر الدین خان: جناب سپیکر! میں لابی میں بیٹھا ساری بات سُن رہا تھا۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ ہمارے معزز ممبر جو حکومتی بنچوں پر بیٹھے ہوئے ہیں یہ حکومتی بنچ join کر چکے ہیں اس وجہ سے یہ یہاں پر بیٹھ سکتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں، میں نے کہا ہے کہ rule 8 کے تحت allocation of seats کر دی گئی ہیں۔ اس حوالے سے سپیکر صاحب کی باقاعدہ ruling ہے۔

چودھری ظہیر الدین خان: جناب سپیکر! آپ rewind کر کے اپنا سارا ارشاد سُن لیں۔ آپ نے یہ فرمایا ہے کہ یہ حکومتی بنچ ہیں اور یہ حکومتی بنچ join کر چکے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چودھری صاحب! آپ ماشاء اللہ seasoned parliamentarian ہیں۔ میں نے یہ کہا ہے کہ آپ نے خود اس حوالے سے ایک petition file کی ہوئی ہے۔ اگر بات کرنی ہے تو پھر آپ اُس petition کو withdraw کر کے اس House میں لے آئیں لیکن petition sub-judice اور pending ہے اس لئے یہ matter اس House میں take up نہیں ہو سکتا۔ آپ ماشاء اللہ ہمارے سینئر ممبر ہیں۔ میں نے پہلے یہ بات بھی کی تھی کہ جب محترمہ سیمل کامران صاحبہ

حکومتی بنچوں پر آئیں تو میں نے اُن سے کہا کہ آپ یہاں سے بات نہیں کر سکتیں کیونکہ rule 8 کے تحت allocation of seats کی گئی ہیں اور جو seats allocate کی گئی ہیں اُن کو آپ نے challenge کر دیا ہوا ہے۔ یہ بات بڑی clear ہے، اب آپ فرمائیں۔

چودھری ظہیر الدین خان: جناب سپیکر! دوسرے نمبر پر آپ نے بالکل بجا فرمایا ہے کہ ہم نے وہاں پر petition دائر کی ہوئی ہے۔ ابھی تھوڑی دیر پہلے جب ہماری ساتھی سیمل کامران حکومتی بنچوں پر گئی ہیں تو آپ نے ان سے ارشاد فرمایا کہ یہ حکومتی بنچ ہیں، اگر آپ یہاں پر حکومتی بنچ join کر چکی ہیں تو بیٹھ سکتی ہیں لیکن انہوں نے join نہیں کیا اور واپس اپنی سیٹ پر آ گئی ہیں۔ پھر آپ نے منسٹر کی سیٹ پر بیٹھے ممبر کے حوالے سے کہا کہ وہ چونکہ حکومتی بنچ join کر چکے ہیں اس لئے وہ وہاں پر بیٹھ سکتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چودھری صاحب! جب آپ اِدھر سے House میں داخل ہوتے ہیں تو اُس جگہ seating plan لگا ہوا ہے جو ابھی بھی لگا ہوا ہو گا۔ اس پر آپ کا اعتراض الیکشن کمیشن میں بھی جا چکا ہے اور یہاں پر بھی آ چکا ہے۔

چودھری ظہیر الدین خان: جناب سپیکر! آپ نے ارشاد فرمادیا ہے کہ کچھ تعداد میں لوگ treasury benches join کر چکے ہیں اس لئے یہاں پر بیٹھ سکتے ہیں۔ آپ نے یہ کہہ دیا ہے جو اب ریکارڈ کا حصہ بھی بن چکا ہے۔ آپ کے کہنے کے بعد میں نے اپنے ساتھیوں کو منع کر دیا کہ اُدھر نہ بیٹھیں۔ اگر آپ نے اُن کو treasury benches join کروالئے ہیں اور وہ لکھ کر treasury benches join کر چکے ہیں تو پھر ٹھیک ہے۔ محترمہ سیمل کامران کا اعتراض صرف یہ تھا کہ منسٹروں کی designated سیٹوں پر حکومتی بنچوں کا بندہ بھی نہیں بیٹھ سکتا۔ اس کے بعد آپ کی ایک اچھی statement آ گئی کہ bunch of persons حکومتی بنچ join کر چکا ہے اور آپ اُن کو کروا چکے ہیں جس کو ہم تسلیم کرتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔ اب پوائنٹ آف آرڈرز پر آج کا وقفہ سوالات kill ہو چکا ہے۔

محترمہ آمنہ الفت: پوائنٹ آف آرڈر۔

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میری صرف ایک گزارش سن لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اب باقی ٹائم وقفہ سوالات پر چلانا ہے یا پوائنٹ آف آرڈر پر ہی بات کرنی ہے؟ بسراء صاحب! پلیز تشریف رکھیں۔ جی، آمنہ الفت صاحبہ!

حاجی ذوالفقار علی: جناب سپیکر! وقفہ سوالات کا صرف آدھا گھنٹہ رہ گیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وقفہ سوالات تو اب ختم ہو گیا ہے اور یہ آج نہیں ہو گا۔ وقفہ سوالات کو آپ لوگوں نے خود ہی kill کیا ہے۔

چودھری ظہیر الدین خان: جناب سپیکر! میں نہایت ادب سے کہنا چاہوں گا کہ چند دن پہلے میں نے اس وقفہ سوالات کی اہمیت کے بارے عرض کیا تھا جسے لاء منسٹر صاحب نے بھی second کیا تھا۔ جب تک آپ ایک commanding position میں بزنس ختم نہیں کرتے تب تک یہ سارا سلسلہ چلتا رہے گا لیکن آپ یہ نہیں کہہ سکتے کہ انہوں نے ختم کیا ہے۔ میں نہایت ادب سے کہوں گا کہ وقفہ سوالات میں منسٹر صاحب کو بچانے کے لئے آپ پارٹی ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چودھری صاحب! آپ ہمارے بڑے سینئر پارلیمنٹیرین ہیں۔ آپ ابھی ریکارڈ نکلوا کر دیکھ لیں کہ جتنے پوائنٹ آف آرڈرز آئے ہیں اُن میں سے حکومتی بنچوں کی طرف سے کتنے اور آپ کی طرف سے کتنے آئے ہیں۔ میں نے بار بار ممبران سے گزارش کی ہے کہ پوائنٹ آف آرڈر نہ کریں اور وقفہ سوالات کی طرف آ جائیں۔ میں نے یہ بات بھی کی ہے کہ یہ ایک decision ہو چکا ہے کہ وقفہ سوالات میں پوائنٹ آف آرڈرز raise نہیں کئے جائیں گے لیکن اس کے باوجود ابھی بھی یہ چیز آپ کے سامنے ہے کہ کتنے ممبران پوائنٹ آف آرڈر لینے کو کھڑے ہیں؟ یہ decorum of the House ہے جس کا ہم سب نے مل کر خیال رکھنا ہے۔

چودھری ظہیر الدین خان: جناب سپیکر! میں یہ عرض کرتا ہوں کہ میں نے اُس دن بڑی طویل معروضات پیش کی تھیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: پھر آپ تشریف رکھیں۔ اب کوئی پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہو گا۔

چودھری ظہیر الدین خان: جناب سپیکر! آپ commanding position میں آیا کریں اور بطور سپیکر command کیا کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ ایک سینئر ممبر ہیں اور آپ بھی اپنے پارلیمنٹیرینز کو سمجھایا کریں۔

چودھری ظہیر الدین خان: جناب سپیکر! آپ بھی allow کر دیتے ہیں بلکہ پچھلے آٹھ دس دن سے تمام منسٹروں کو cover up دیا گیا ہے اور کسی دن بھی وقفہ سوالات نہیں لیا گیا۔

سوالات

(محکمہ جات ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ ایک پوائنٹ آف آرڈر بتادیں جو حکومتی بنچوں کی طرف سے آیا ہو؟ اب کوئی پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہوگا۔ اب راجہ حنیف عباسی صاحب اپنا سوال نمبر بولیں۔ (قطع کلامیاں)

چوہدری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! آپ نے وعدہ کیا تھا کہ مجھے بولنے دیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بسراء صاحب! آپ نے ابھی بات کر لی ہے۔ اب آپ پوائنٹ آف آرڈر پر خود وقفہ سوالات کو kill کر رہے ہیں۔

چوہدری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! آپ نے وعدہ کیا تھا کہ وزیر قانون صاحب کے بولنے کے بعد مجھے ٹائم دیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ویسے میں آپ سب کو ایک بات بتادوں کہ کل سے چاہے کسی کو اچھا لگے یا بُرا لگے لیکن پوائنٹ آف آرڈر نہیں لیا جائے گا۔ اس House کی کچھ روایات ہیں جن کو ہم صرف اور صرف point scoring اور میڈیا کو دکھانے کے لئے kill کر رہے ہیں۔ یہاں یہ بات بالکل غلط ہے کیونکہ جن ممبران نے محنت کر کے سوالات کئے ہیں تو ان معزز ممبران کا کیا قصور ہے کہ اب ان کے جوابات آئے ہیں تو پوائنٹ آف آرڈر پر ان کے سوالات kill کئے جا رہے ہیں؟ اب میں سوالات کی طرف آ رہا ہوں اور پہلا سوال راجہ حنیف عباسی صاحب کا ہے۔ جی، عباسی صاحب!

چوہدری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بسراء صاحب! تشریف رکھیں کیونکہ اب وقفہ سوالات شروع ہے۔

چوہدری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! آپ نے میرے ساتھ وعدہ کیا تھا کہ لاء منسٹر صاحب کے بعد مجھے ٹائم دیا جائے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بسراء صاحب! Question Hour کے بعد آپ کو floor دیا جائے گا۔ جی، عباسی صاحب!

راجہ حنیف عباسی (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میرے سوال کا نمبر 462 ہے اور جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

راولپنڈی۔ کچہری چوک سے ایئرپورٹ چوک تک سڑک کی کشادگی و مرمت کا مسئلہ

*462: راجہ حنیف عباسی (ایڈووکیٹ): کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کچہری چوک سے ایئرپورٹ چوک تک کی کشادگی اور مرمت کا کام گزشتہ ایک سال سے جاری ہے؟

(ب) اگر ہاں تو کیا وجہ ہے کہ اب تک یہ مکمل نہیں ہوئی نیز یہ کب تک مکمل ہو گی؟

(ج) اس منصوبہ پر کل کتنی رقم مد وار خرچ ہو گی اور اس کا ٹھیکہ کس فرم کو کن شرائط پر کس معیار اور طریق کار کے تحت دیا گیا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ و شہری ترقی (جناب ظفر اقبال ناگرہ):

(الف) جی ہاں۔

(ب) سوائے روڈ کے معمولی کام کے اور پیدل چلنے والوں کے لئے دو پلوں کی تعمیر کے، روڈ کا زیادہ تر کام (90 فیصد) مکمل کیا جا چکا ہے جو کہ FWO معاہدے کے تحت 30-اپریل 2010 تک مکمل ہو جائے گا۔

(ج) منصوبہ کا ٹھیکہ FWO کو 25.16 فیصد زائد از شیڈول آف ریٹس پر وزیر اعلیٰ پنجاب سے منظوری کے بعد دیا گیا تھا۔ منصوبہ کے لئے کل لاگت 1221.437 ملین روپے منظور کی گئی تھی جس میں سے 1194.437 ملین روپے خرچ کئے جا چکے ہیں۔

راجہ حنیف عباسی (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میرا کوئی ضمنی سوال نہیں ہے لیکن میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ میں نے یہ سوال مئی 2008 میں کیا تھا جس کا جواب آج تقریباً تین سال بعد ملا ہے اور جس سڑک کے حوالے سے یہ سوال تھا وہ آج سے دو سال قبل مکمل ہو گئی ہے جس پر ہم ان کے ڈی جی اور دیگر کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں کہ انہوں نے اس سڑک کو اچھے طریقے سے بروقت مکمل کیا۔

جناب شہریار ریاض: جناب سپیکر! ضمنی سوال ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب شہر یار ریاض: شکریہ۔ جناب سپیکر! جواب میں لکھا ہے کہ یہ منصوبہ 1221.437 ملین روپے کی منظوری سے مکمل کیا جا رہا ہے تو میں یہ جاننا چاہوں گا کہ ایف ڈبلیو او کو یہ 25 فیصد زائد شیڈول سے اوپر دیا گیا award جو کہ 307 ملین روپے بنتا ہے تو اتنی بڑی رقم سے راولپنڈی میں عوام کے لئے بہت سے اور اچھے منصوبے مکمل کئے جا سکتے تھے۔ وزیر موصوف یا ان کے نمائندے مجھے یہ بتائیں کہ کیا افسران نے پیپرا قوانین کے مطابق سارا procedure مکمل کیا ہے اور یہ 25 فیصد زائد کیوں ہوا ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ و شہری ترقی (جناب ظفر اقبال ناگرہ): جناب سپیکر! یہ منصوبہ وفاقی حکومت کا تھا جبکہ اس منصوبے کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لئے ایف ڈبلیو او کو کام دینے کی منظوری P C-I میں ایکنک سے لی گئی اور ایف ڈبلیو او کو یہ کام 25.16 فیصد زائد rate policy مورخہ 26-06-99 کے مطابق procedure پورا کر کے اس قانون کے مطابق دیا گیا۔

جناب شہر یار ریاض: جناب سپیکر! میرا سوال یہ تھا کہ 307 ملین روپے جو scheduled of rates سے زائد خرچ کیا گیا وہ کس قاعدے اور قانون کے مطابق کیا گیا؟

جناب ڈپٹی سپیکر: اس کے متعلق انہوں نے rules بتا دیئے ہیں۔

جناب شہر یار ریاض: اس منصوبے میں پیپرا کے قوانین کو follow کیا گیا ہے یا نہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: انہوں نے کہا ہے کہ rules کو follow کیا گیا ہے۔

جناب شہر یار ریاض: جناب سپیکر! rules نہیں بلکہ پیپرا قوانین کو follow کیا گیا ہے یا نہیں کیونکہ میں یہ بات on record لانا چاہتا ہوں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ناگرہ صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ و شہری ترقی (جناب ظفر اقبال ناگرہ): جناب سپیکر! جب PC-I بنا تو اس وقت ایکنک کی منظوری کے لئے 26-06-99 کی پالیسی کو مد نظر رکھتے ہوئے قوانین کے مطابق کیا گیا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وہ کہہ رہے ہیں کہ قوانین کے مطابق کیا گیا۔

محترمہ ساجدہ میر: جناب سپیکر! ضمنی سوال ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

محترمہ ساجدہ میر: شکریہ۔ جناب سپیکر! جز(ج) میں لکھا ہے کہ زائد از schedule of rates تو اس سے کیا مراد ہے، کیا اس منصوبے کی تکمیل کے لئے ٹینڈر طلب کئے گئے تھے اور اگر وزیراعلیٰ صاحب کی صوابدید میں ہے تو وہ اپنے اختیارات کس طرح استعمال کرتے ہیں یا کوئی قانونی طریق کار ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: اس کا جواب وہ پہلے ہی دے چکے ہیں کہ ایکنک کے rules کو follow کیا گیا ہے۔

محترمہ ساجدہ میر: جناب سپیکر! یہ 2008 کا سوال ہے اور اسی وقت یہ roads بنے اور حکومت بھی ہماری تھی۔ اس بارے میں مجھے بتا دیں کہ کیا یہ وزیراعلیٰ صاحب سے منظوری کے بعد دیا گیا اور کیا وزیراعلیٰ صاحب نے اس کے لئے کوئی ایسا قانونی طریق کار اختیار کیا ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: ناگرہ صاحب! وہ پوچھنا یہ چاہتی ہیں کہ زائد از schedule of rates یہ cover ہوتا ہے اور یہ کس قانون کے تحت ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ و شہری ترقی (جناب ظفر اقبال ناگرہ): جناب سپیکر! یہ منصوبہ 06-11-06 کو وفاقی حکومت نے بنایا تھا اس وقت وزیراعلیٰ پنجاب چودھری پرویز الٰہی صاحب تھے جبکہ PC-I میں ایکنک کی منظوری کے بعد وزیراعلیٰ صاحب کو بھیجا جنہوں نے 25.16 فیصد زائد rates پر ایف ڈبلیو او کو الاٹ کیا تھا۔ یہ 2008 میں الاٹ نہیں ہوا بلکہ یہ 2006 میں شروع ہوا تھا اور 30-04-10 کو مکمل ہونا تھا۔

محترمہ ساجدہ میر: جناب سپیکر! یہ سوال 28-05-08 کو دیا گیا اور 21-06-08 کو متعلقہ محکمے کو بھیجا گیا۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ان کا کہنا ہے کہ 2006 میں یہ منصوبہ شروع ہوا تھا اور 2010 میں مکمل ہوا ہے جبکہ وہ یہ بات on the floor of the House ایک ذمہ دار ہونے کی حیثیت سے بتا رہے ہیں۔

محترمہ ساجدہ میر: جناب سپیکر! اس کا قانونی طریق کار کیا ہے اور اس کا کوئی ٹینڈر ہوا کہ نہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! وہ جن rules کا حوالہ دے رہے ہیں تو اس میں سارا procedure follow کیا جاتا ہے۔

محترمہ ساجدہ میر: جناب سپیکر! تو اسی کو follow کر رہے ہیں یعنی پرویز الٰہی صاحب کو ہی کر رہے ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: وہ rules کی بات کر رہے ہیں۔

محترمہ ساجدہ میر: وہ پرویز الٰہی کے علاوہ کچھ اور بھی follow کریں۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! ضمنی سوال ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: شکریہ۔ جناب سپیکر! میرا سوال یہ ہے کہ اس منصوبے کی بتائی گئی کل لاگت میں سے 1194.437 ملین روپے خرچ کئے جا چکے ہیں تو 25 فیصد زائد از schedule of rates دی گئی رقم اس لاگت میں جمع کر کے بتائی گئی ہے، دوسرا میرا سوال یہ ہے کہ پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے ابھی فرمایا ہے کہ اسے پہلے مکمل ہونا تھا لیکن یہ وقت پر مکمل نہیں ہو سکا اور 90 فیصد کام مکمل کیا گیا ہے تو یہ کب تک مکمل ہو جائے گا؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ناگرہ صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ و شہری ترقی (جناب ظفر اقبال ناگرہ): جناب سپیکر! یہ منصوبہ PC-I میں ایکنک کی منظوری کے بعد منظور ہوا تھا جس کی سمری وزیر اعلیٰ صاحب سے قانون کے مطابق پاس کرائی گئی تھی اور 1221.437 ملین روپے میں 25.16 فیصد زائد rates شامل ہیں۔ ابھی یہ منصوبہ مکمل نہیں ہوا کیونکہ وفاقی حکومت نے ابھی 165 ملین روپے بقایا ادا کرنے ہیں اور جونہی وفاقی حکومت باقی رقم صوبائی حکومت کو دے گی تو اس کے بعد تین ماہ کے اندر اندر یہ منصوبہ مکمل کر لیا جائے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اگلا سوال جناب محمد نوید انجم صاحب کا ہے۔

جناب محمد نوید انجم: جناب سپیکر! میرے سوال کا نمبر 2546 ہے۔

ایل ڈی اے کے سکولز کی تفصیلات

*2546: جناب محمد نوید انجم: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ایل ڈی اے کے کتنے سکول کس کس جگہ قائم ہیں، ان کے نام بتائیں؟

(ب) ان سکولوں کے سال2006تا2009کے اخراجات اور آمدن بیان کریں؟

(ج) ہر سکول میں گریڈوار منظور شدہ اسامیوں کی تفصیل بیان کریں؟

(د) ان سکولز میں یکم جنوری سے30۔نومبر2008تک اسامیاں کس کس گریڈ کی خالی تھیں؟

(ہ) ان سکولوں کے سربراہوں کے نام، عہدہ، گریڈ، تعلیمی قابلیت، ڈومی سائل اور پتاجات بیان کریں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ و شہری ترقی(جناب ظفر اقبال ناگرہ):

(الف) ایل ڈی اے کے چار سکول ہیں1۔ علامہ اقبال ٹاؤن 2۔ ایم اے جوہر ٹاؤن 3۔ گلشن راوی سکیم ان میں تعلیم کا سلسلہ جاری ہے4۔ سبزہ زار سکیم کا سکول تعمیر کے آخری مراحل میں ہے اور تعلیم کا سلسلہ جاری نہ ہے۔

(ب) 2006تا2009کے اخراجات اور آمدن کی تفصیل تتمہ(ج)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) سکولز میں گریڈ وار منظور شدہ اسامیوں کی تفصیل تتمہ (الف)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) سکولز میں یکم جنوری سے30۔نومبر2008تک خالی اسامیوں کی تعداد تتمہ(ب)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) متعلقہ سکولوں کے سربراہوں کے نام، عہدہ، گریڈ، تعلیمی، قابلیت، ڈومی سائل اور پتاجات مندرجہ ذیل ہیں۔

نمبر شمار	نام	عہدہ	گریڈ	تعلیمی قابلیت	ڈومیسائل	پتاجات
1	حبیب الرحمن	سینئر ہیڈماسٹر (علامہ اقبال ٹاؤن سکول واضافی چارج پرنسپل ایم اے جوہر ٹاؤن سکول)	18	ایم ایس سی/ایم ایڈ	شیخوپورہ	ایل ڈی اے فلیٹ نمبر20 بی بلاک گلاب دیوی
2	پروین نذیر	ہیڈمسٹریس (علامہ اقبال ٹاؤن سکول گرلز سیکشن)	17	بی اے/بی ایڈ	لاہور	B۔22نصیری سٹریٹ کلفٹن کالونی، وحدت کالونی
3	ظل ہما	پرنسپل (ایم اے جوہر ٹاؤن سکول گرلز سیکشن)	کنٹریکٹ	ایم ایڈ/ ایلیمنٹری ایجوکیشن	لاہور	E۔59رہائشی کالونی قائداعظم کیمپس لاہور
4	مسرت جہاں	پرنسپل (گلشن راوی سکول)	کنٹریکٹ	ایم اے ایجوکیشن، ایم اے انگلش، بی ایڈ	لاہور	مکان نمبر2۔AS۔5 گلی نمبر5بلاک اے الفیصل ٹاؤن ضرار شہید روڈ لاہور کینٹ

جناب محمد نوید انجم: جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری صاحب میرے سوال کا جواب تتمہ سمیت پڑھ دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ناگرہ صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ و شہری ترقی (جناب ظفر اقبال ناگرہ): جناب سپیکر! جب سوال کیا گیا تو اس وقت ایل ڈی اے کے چار سکول تھے لیکن آج چھ سکول ہیں، علامہ اقبال ٹاؤن میں دو سکول ہیں جن میں ایک گرلز اور ایک بوائز، ایم اے جوہر ٹاؤن میں بھی دو سکول ہیں جن میں ایک گرلز اور دوسرا بوائز، گلشن راوی میں گرلز سیکشن ہے اور سبزہ زار سکول میں بوائز سیکشن میں تعلیم کا سلسلہ جاری ہے۔ جز (ب) کا جواب ہے کہ 2006 تا 2009 کے اخراجات اور آمدن کی تفصیل تتمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ جز (ج) کا جواب ہے کہ سکولز میں گریڈ وار منظور شدہ اسامیوں کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ جز (د) کا جواب ہے کہ سکولز میں یکم جنوری سے 30۔ نومبر 2008 تک خالی اسامیوں کی تعداد تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ جز (ہ) میں ہے کہ متعلقہ سکولوں کے سربراہوں کے نام، عہدہ، گریڈ، تعلیمی، قابلیت، ڈومیسائل اور پتاجات مندرجہ ذیل ہیں۔

حبیب الرحمٰن سینئر ہیڈ ماسٹر ہیں ان کا گریڈ 18 ہے، ان کی تعلیمی قابلیت ایم ایس سی / ایم ایڈ، ڈومیسائل شیخوپورہ اور ان کا پتا ایل ڈی اے فلیٹ نمبر 20 بی بلاک گلاب دیوی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نوید انجم صاحب! یہ سب کے سامنے ہے اس طرح تو House کا وقت ضائع ہو رہا ہے۔ اگر اس میں کوئی ضمنی سوال ہے تو وہ کر لیں۔ تتمہ (ب) پڑھ لیں اگر اس میں کوئی خرابی نظر آ رہی ہے تو اس کو point out کر دیں۔

جناب محمد نوید انجم: جناب سپیکر! یہ 2008 کی لسٹ ہے یہ آج کی بتائیں کہ کتنی خالی ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب پارلیمانی سیکرٹری! اس کی تاریخ وصولی جواب 21۔ جنوری 2010 ہے، کیا اس کو update کیا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ و شہری ترقی (جناب ظفر اقبال ناگرہ): جی، کیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نوید انجم صاحب! اس کو دیکھ لیں اگر اس میں کوئی کمی نظر آتی ہے تو وہ بتا دیں۔

جناب محمد نوید انجم: جناب سپیکر! اب کتنی سیٹیں خالی ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! اب کتنی سیٹیں خالی ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ و شہری ترقی(جناب ظفر اقبال ناگرہ):جناب سپیکر!30-11-09 تک جب معزز ممبر نے سوال پوچھا تھا تو اس وقت 4 سکول functional تھے اور 102 سیٹیں خالی تھیں۔ اب 6 سکول ایل ڈی اے کے تحت چل رہے ہیں جو میٹرک تک تعلیم دے رہے ہیں اور ان سکولوں میں 148 سیٹیں خالی ہیں۔

جناب محمد نوید انجم:جناب سپیکر!میں اس سوال سے مطمئن ہوں، اب میرا اگلا سوال ہے۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری:جناب سپیکر!میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر:جی، محترمہ!

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری:شکریہ۔ جناب سپیکر!میرا پہلا سوال تو یہ ہے کہ جز(ہ) کے آخر میں 3 اور 4 نمبر پر ظل ہما صاحبہ اور مسرت جہاں صاحبہ جو کنٹریکٹ پر لگائی گئی ہیں ان کا گریڈ بتایا جائے۔ میں دوسرا سوال بعد میں کروں گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر:جی!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ و شہری ترقی(جناب ظفر اقبال ناگرہ):جناب سپیکر!ظل ہما پرنسپل گریڈ 18 کی ہیں اور کنٹریکٹ پر لگی ہوئی ہیں۔ مسرت جہاں بھی گریڈ 18 کی ہیں اور وہ بھی کنٹریکٹ پر لگی ہوئی ہیں۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری:جناب سپیکر!کیا پرنسپل مقرر ہونے کے لئے حکومت پنجاب کی طرف سے کوئی specific گریڈ متعین ہے؟ پروین نذیر کا گریڈ 17 ہے جب کہ باقی گریڈ 18 کی ہیں۔ دوسرا سوال یہ ہے کہ انہوں نے آمدن اور اخراجات دیئے ہیں اس میں ایک miscellaneous fee ہے یہ کس مد میں اکٹھی کی جاتی ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر:آپ باری باری سوال کریں وہ بھی باری باری جواب دیں گے۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب!ان کا پہلا سوال ہے کہ پرنسپل بننے کے لئے کیا criteria ہے اور کس طرح سے گریڈ دیتے ہیں؟ ان کا پوچھنے کا مقصد ہے کہ گریڈ 18 کیسے مل گیا جب کہ وہ کنٹریکٹ پر ہیں اور دوسری گریڈ 17 میں لگی ہوئی ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ و شہری ترقی(جناب ظفر اقبال ناگرہ):جناب سپیکر!جب ban لگا ہوا تھا تو اس وقت گریڈ 18 میں کنٹریکٹ پر بھرتی کی تھی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ!اس کو ذرا دیکھ لیں کہ گریڈ 17 میں ہیڈ مسٹریس ہیں اور گریڈ 18 میں پرنسپل ہیں۔ پرنسپل کا گریڈ 18 اور ہیڈ مسٹریس کا گریڈ 17 ہے۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: میں سمجھتی ہوں کہ جناب توریسکیو کرنے کے لئے موجود ہیں۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں، نہیں۔ یہ تو House کو۔۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! House کی بات نہیں ہے، یہ آپ کا کام نہیں ہے۔ آپ نے تو صرف اُن سے ہمارے سوالات کے جوابات لے کر دینے ہیں۔ اگر ان کے جوابات آپ نے دینے ہیں تو پھر ان سب کو گھر بھیج دیں، ہم اور آپ اکٹھے سوال جواب کر لیا کریں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: عظمیٰ صاحبہ! اس میں مسئلہ صرف اتنا ہے کہ آپ پڑھیں کہ اس میں پرنسپل لکھا ہوا ہے اور ہیڈ مسٹریس بھی لکھا ہوا ہے۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: یہی بات وہ بتادیں، آپ تو نہ بتائیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اچھا، اب اگلا سوال کر لیں اور اخراجات پر آجائیں۔

حاجی ذوالفقار علی: جناب سپیکر! یہ ہمارا سوال ہے، یہ کیسے پوچھ سکتی ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں، نہیں۔ وہ سوال کر سکتی ہیں اور یہ سب کا right ہے۔ پلیز، آپ تشریف رکھیں۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! مجھے افسوس ہوتا ہے اگر یہ Rules of Procedure گھر سے پڑھ کر آیا کریں تو انہیں پتا چل جائے گا کہ کون سوال پوچھ سکتا ہے۔ ہم تین سال خاموش رہے ہیں، اب ہماری باری ہے اور ہمیں ذرا پوچھ لینے دیں۔ پہلے تو مجھے یہ بتادیں کہ miscellaneous fee کون سی مد میں اکٹھی کی جاتی ہے اور کیا صرف ایل ڈی اے کے ملازمین کے بچے ہی ان سکولوں میں پڑھتے ہیں یا باقی غریب لوگوں کے بچے بھی ان سکولوں میں داخلہ لے سکتے ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ و شہری ترقی!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ و شہری ترقی (جناب ظفر اقبال ناگرہ): جناب سپیکر! ملازمین کے علاوہ غریب عوام کے بچے بھی یہاں تعلیم حاصل کر سکتے ہیں۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! میرا سوال miscellaneous fee کے بارے میں ہے۔ میں پڑھ کر بتا دیتی ہوں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ کون سا تتمہ پڑھ رہی ہیں؟

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! جو آخری expenditure والا ہے۔ آپ خود پڑھ لیں اس میں سٹوڈنٹ ٹیوشن فیس علیحدہ ہے، سٹوڈنٹ لیٹ فیس علیحدہ ہے، سٹوڈنٹ میڈیکل اینڈ سپورٹس فیس علیحدہ ہے، سٹوڈنٹ رجسٹریشن فیس پھر علیحدہ ہے، سٹوڈنٹ ایڈمشن فیس پھر علیحدہ ہے، بلڈنگ فنڈ پھر علیحدہ ہے، miscellaneous fee پھر علیحدہ ہے، کنٹین رینٹ پھر علیحدہ ہے، پراسپیکٹس فیس پھر علیحدہ ہے اور پری ایڈمشن رجسٹریشن فیس پھر علیحدہ ہے۔ مجھے یہ بتا دیں کہ یہ کیا ہے اور کون سے لوگوں کے بچے یہ تمام فیس afford کر سکتے ہیں؟ ابھی میں اس پر باری باری سوال کرنا چاہتی ہوں کہ پراسپیکٹس کی فیس کیا ہے، کنٹین رینٹ کیا ہوتا ہے، miscellaneous fee کس کو کہتے ہیں اور بلڈنگ فنڈ کے نام پر کتنا فنڈ لیتے ہیں؟ یہ سب مجھے پتا کرنا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ و شہری ترقی!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ و شہری ترقی (جناب ظفر اقبال ناگرہ): جناب سپیکر! Miscellaneous fee داخلہ فیس ہے، جب کوئی سٹوڈنٹ داخل ہوتا ہے تو یہ اس وقت صرف ایک دفعہ لی جاتی ہے۔ علامہ اقبال ٹاؤن میں گرلز اور بوائز سکول میں ایک بچے سے۔۔۔

معزز ممبر: وہ پرچی پکڑ رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس طرح نہ کریں، This is no way۔ ان کا فرض ہے کہ وہ House کو صحیح بات بتائیں۔ جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ و شہری ترقی (جناب ظفر اقبال ناگرہ): جناب سپیکر! علامہ اقبال ٹاؤن میں بوائز اینڈ گرلز کے جو دو سکول ہیں وہاں ہر ماہ -/800 روپے فیس لی جاتی ہے۔ جوہر ٹاؤن، سبزہ زار اور گلشن راوی میں -/1300 روپے فیس لی جاتی ہے۔ miscellaneous fee صرف ایک دفعہ جب بچہ داخل ہوتا ہے تو اس وقت لی جاتی ہے۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری صاحب میرے لئے بڑے قابل احترام ہیں۔ ان کو یا تو پڑھنا نہیں آیا کہ یہاں پر کیا لکھا ہے یا پھر میں سمجھا نہیں سکی۔ یہاں پر سٹوڈنٹ رجسٹریشن فیس

علیحدہ ہے، سٹوڈنٹ ایڈمشن فیس علیحدہ ہے، بلڈنگ فنڈ علیحدہ ہے اور اس کے بعد miscellaneous fee پھر علیحدہ ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ان کا کہنا یہ ہے کہ already ایڈمشن فیس، رجسٹریشن فیس وغیرہ ہیں پھر miscellaneous fee کی مد تو نہ آئی۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ و شہری ترقی (جناب ظفر اقبال ناگرہ): جناب سپیکر! جب کوئی بچہ داخلہ لیتا ہے تو یہ تمام فیسیں داخلے کے وقت لی جاتی ہیں اور پھر ہر بچہ ہر ماہ -/800 روپے دیتا ہے۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! جب ہم صوبے میں تعلیم کی بات کرتے ہیں، ابھی یہ خود کہہ رہے ہیں کہ -/800 روپے ماہانہ پیکج بنتا ہے۔ ایک طرف تو حکومت پنجاب کا وعدہ اور دعویٰ ہے کہ ہم مفت تعلیم دیں گے۔ ان حالات میں -/800 روپے کون سا غریب آدمی ایک بچے پر afford کر سکتا ہے؟ میں اس بات سے بالکل agree نہیں کرتی۔ اس کا مطلب ہے کہ یہ رجسٹریشن فیس ہر مہینے لیتے ہیں۔ ایڈمشن فیس ہر مہینے لیتے ہیں اور صرف miscellaneous fee پہلی دفعہ لیتے ہیں تو پھر مجھے یہ بتادیں کہ کیا پراسپیکٹس کی فیس بھی ہر مہینے لیتے ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: اچھا ویسے یہ ایل ڈی اے کے سکول ہیں۔۔۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! ایل ڈی اے میں بھی پنجاب کے لوگ رہتے ہیں۔ "ایل ڈی اے" کے سکولوں میں ملازمین کے بچے پڑھتے ہیں اور انہوں نے کہا ہے کہ باقی غریب لوگوں کے بچے بھی وہاں داخلہ لے سکتے ہیں۔ (قطع کلامیاں)

MR DEPUTY SPEAKER: Order in the House.

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! ان کے مطابق صرف "ایل ڈی اے" کے ملازمین ہی غریب لوگ ہیں، اس کے علاوہ باقی غریب لوگوں کے بچے بھی داخلہ لے سکتے ہیں۔ مجھے صرف اس بات کا جواب دے دیں کہ ان کی رجسٹریشن فیس ہر مہینے جمع ہوتی ہے، student admission fee ہر مہینے جمع ہوتی ہے اور کیا پراسپیکٹس کی فیس بھی ہر مہینے جمع ہوتی ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وہ انہوں نے بتایا ہے کہ یہ صرف one time جمع ہوتی ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ و شہری ترقی (جناب ظفر اقبال ناگرہ): جناب سپیکر! جب بچہ داخلہ لیتا ہے تو صرف ٹیوشن فیس ہر ماہ -/800 روپے لیتے ہیں اور باقی تمام فیس صرف ایک دفعہ لی جاتی ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ یہ دیکھ لیں، ان کا کہنا ہے کہ کچھ فیسیں one time ہیں باقی regular چلتی ہیں۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! میرا خیال ہے کہ شاید پارلیمانی سیکرٹری صاحب مجھے سمجھا پائیں گے اور نہ میں ان کو سمجھا پاؤں گی۔ میری آپ سے گزارش ہے کہ ابھی انہوں نے کہا ہے کہ miscellaneous fee صرف ایڈمشن کے دوران لی جاتی ہے لیکن میں نے ان سے یہ پوچھا ہے کہ وہ صرف یہ بتادیں کہ miscellaneous fee لگاتے کہاں ہیں اور miscellaneous fee کا مطلب کیا ہے؟ اسے اردو میں کہتے ہیں کہ متفرقات تو میرا ان سے سوال ہے کہ ایڈمشن فیس کے علاوہ متفرقات کے اندر کیا کیا مدیں آتی ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: ویسے ایک سوال پر دو ضمنی سوال کئے جاتے ہیں لیکن اس سوال پر چھ ضمنی سوال ہو گئے ہیں۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! اگر کسی جز کا جواب ہی نہ آئے تو کیا یہ میرا قصور ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، آپ miscellaneous fee کے بارے میں بتائیں کہ یہ کس مد میں آتی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ و شہری ترقی (جناب ظفر اقبال ناگرہ): جناب سپیکر! Miscellaneous fee داخلہ کے وقت لی جاتی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! یہ one time لی جاتی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ و شہری ترقی (جناب ظفر اقبال ناگرہ): جناب سپیکر! Miscellaneous fee داخلہ کے وقت ایک دفعہ لی جاتی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، یہ ایک دفعہ لی جاتی ہے۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! یہ one time اور ten time کی بات نہیں ہے۔ میرا سوال بڑا categorical ہے کہ آپ جو متفرقات فیس لیتے ہیں وہ کس مد میں لیتے ہیں کیونکہ آپ already

ٹیوشن فیس علیحدہ لیتے ہیں، ایڈمشن فیس علیحدہ لیتے ہیں اور رجسٹریشن فیس علیحدہ لیتے ہیں تو یہ متفرقات آپ کس مد میں لیتے ہیں مجھے اس کا جواب چاہئے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ و شہری ترقی!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ و شہری ترقی (جناب ظفر اقبال ناگرہ): جناب سپیکر! جب بچہ داخل ہوتا ہے تو اس وقت یہ فیسیں ایک دفعہ وصول کی جاتی ہیں اور باقی ہر ماہ -/800 روپیہ وصول کیا جاتا ہے۔ یہ صرف سکول کے اخراجات پورے کرنے کے لئے وصول کئے جاتے ہیں، صرف اور صرف " ایل ڈی اے" کے سکولوں میں تمام بچوں کی فیسوں سے اپنے اخراجات پورے کرتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میرا خیال ہے کہ اس پر آپ کی کوئی مزید بات نہیں رہی۔ اب وقفہ سوالات کا وقت ختم ہو گیا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ و شہری ترقی (جناب ظفر اقبال ناگرہ): جناب سپیکر! میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

ڈائریکٹر (ایجوکیشن) ایل ڈی اے کے ماتحت اہلکاران و آفیسران کی تعداد و دیگر تفصیلات

*2553: جناب محمد نوید انجم: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ڈائریکٹر (ایجوکیشن) ایل ڈی اے کے ماتحت گریڈ 16 اور اوپر کی اسامیوں کی تفصیل گریڈ وار کتنی ہے؟

(ب) ڈائریکٹر (ایجوکیشن) کو سال 07-2006، 08-2007 اور 09-2008 کے دوران کتنی گرانٹ سالانہ کس کس مد کے لئے فراہم کی گئی؟

(ج) کتنی گرانٹ ترقیاتی کاموں پر خرچ ہوئی اور کتنی غیر ترقیاتی اخراجات پر خرچ ہوئی؟

(د) کتنی گرانٹ ڈائریکٹر ایجوکیشن کے دفاتر کی تزئین و آرائش پر خرچ ہوئی، تفصیل سال وار بتائیں؟

(ہ) کتنی گرانٹ ڈائریکٹر ہذا کے یوٹیلیٹی بلز کی ادائیگی پر خرچ ہوئی؟

(و) کتنی گرانٹ ڈائریکٹر ہذا کے زیر استعمال سرکاری گاڑیوں کی مرمت اور پٹرول پر خرچ ہوئی؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) اس وقت ڈائریکٹر (ایجوکیشن) لاہور ڈویلپمنٹ اتھارٹی، لاہور کے ماتحت ایک سینئر ہیڈ ماسٹر اور تین پرنسپل گریڈ 18 اور ایک ہیڈ مسٹریس گریڈ 17 میں کام کر رہے ہیں نیز گریڈ 17 کے ستائیس اور گریڈ 16 کے باون ٹیچرز کام کر رہے ہیں۔ یہ تمام ملازمین ڈائریکٹر ایجوکیشن کو جوابدہ ہیں جو کہ گریڈ 19 کے ایل ڈی اے کے آفیسر ہیں۔

(ب) کوئی گرانٹ نہیں دی گئی۔

(ج) ایضاً

(د) ایضاً

(ہ) کوئی خرچ نہیں ہوا۔

(و) گاڑیوں کی مرمت پر کوئی رقم خرچ نہ ہوئی ہے جبکہ مئی اور جون 2009 میں مبلغ -/26713 روپے پٹرول کی مد میں خرچ ہوئے۔

لاہور۔ جوہر ٹاؤن لاہور فیز ون اور ٹو ایل ڈی اے
کے ریکارڈ سے لاپتا فائلوں کی تفصیلات

*3882: محترمہ نگہت ناصر شیخ: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ جوہر ٹاؤن لاہور فیز ون اور فیز ٹو کی مجموعی طور پر ایک ہزار 61 فائلیں ایل ڈی اے کے ریکارڈ سے لاپتا ہو چکی ہیں؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت ان فائلوں کے لاپتا ہونے اور ذمہ دار افراد کے خلاف کارروائی کا ارادہ رکھتی ہے، تو کب تک اگر نہیں تو کیوں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) یہ درست ہے کہ جوہر ٹاؤن فیز ون اور فیز ٹو کی مجموعی طور پر 1061 امثلاجات مختلف ادوار میں ورک چارج ملازمین اور کلرکوں کی بطور ریکارڈ کیپر تعیناتی کے دوران ریکارڈ کی باضابطہ منتقلی نہ کئے جانے کی وجہ سے ریکارڈ سے لاپتا ہو گئی ہیں۔

(ب) ایل ڈی اے ان لاپتا امثلاجات کے ذمہ دار اہلکاران کے خلاف کارروائی کا ارادہ رکھتی ہے گو کہ بیشتر لاپتا امثلاجات کے ذمہ داران اس وقت کے تعینات ورک چارج ریکارڈ کیپرز ملازمت سے برخاست کئے جا چکے ہیں تاہم ایسے ذمہ داران افراد کی نشاندہی کی غرض سے مجاز اتھارٹی نے ایک کمیٹی تشکیل دی ہے جو کہ مثل در مثل ذمہ داران اہلکاران کی نشاندہی کر کے اپنی رپورٹ مجاز اتھارٹی کو پیش کرے گی تاکہ ان اہلکاران کے خلاف تادیبی کارروائی عمل میں لائی جا سکے۔

لاہور۔ نیشنل پارک کلمہ چوک میں سکیٹنگ ٹریک بنانے کا مسئلہ

*3886: محترمہ نگہت ناصر شیخ: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ نیشنل بنک پارک کلمہ چوک میں پی ایچ اے نے بچوں کے لئے سکیٹنگ ٹریک بنوایا تھا، جسے پی ایچ اے کے عملہ نے توڑ دیا ہے؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت اس ٹریک کو بنانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) نیشنل بنک پارک کلمہ چوک میں بچوں کے لئے سکیٹنگ ٹریک بنوایا تھا۔ اب بھی ہے اور بچے سکیٹنگ کرتے ہیں جو فری کر دیا گیا ہے۔

سکیٹنگ ٹریک کو توڑا نہ گیا ہے بلکہ غیر ضروری تعمیرات کو ختم کر کے خوبصورتی میں اضافہ کیا گیا ہے جس سے پارک کی خوبصورتی میں مزید اضافہ ہو گیا ہے۔

(ب) سکیٹنگ ٹریک موجود ہے اور اب فری کر دیا گیا ہے۔

محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ پنجاب کو ختم کرنے کی تفصیلات

*4004: چودھری محمد اسد اللہ: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ پنجاب کو سال 2001 میں ختم کر دیا گیا اور اربوں روپے کی لاگت سے شروع ہونے والے منصوبے بند ہو گئے جس سے نہ صرف اربوں کا نقصان ہوا بلکہ پنجاب کے عوام واٹر سپلائی کی سکیموں سے محروم ہو گئے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ محکمہ بند ہونے سے نصب شدہ مشینری خراب ہو رہی ہے؟

(ج) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو پنجاب حکومت ان بند منصوبہ جات کے لئے کوئی اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹ سال 2001 میں ختم نہیں ہوا تھا بلکہ پنجاب لوکل گورنمنٹ آرڈیننس 2001 کے تحت TMA میں devolve ہو گیا تھا۔ محکمہ کی مکمل شدہ واٹر سپلائی اور ڈرینج سکیموں کی دیکھ بھال کی ذمہ داری متعلقہ TMA کی تھی۔ TMA کے پاس ٹیکنیکل سٹاف کی کمی کی وجہ سے بہت سی سکیمیں بند ہو گئی تھیں اور حکومت ان سکیموں کو rehabilitation کے تحت بحال کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

(ب) مشینری کی دیکھ بھال نہ ہونے کی وجہ سے نصب شدہ مشینری خراب ہو رہی ہے اور حکومت ان سکیموں کو rehabilitation کے تحت بحال کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

(ج) حکومت ان بند منصوبوں کو دوبارہ بحال کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اس کے لئے حکومت rehabilitation کی مد میں رواں سال 10-2009 میں 800 ملین رقم مختص کی ہے اور حکومت مرحلہ وار ان سکیموں کی بحالی کے لئے کام کر رہی ہے۔

ضلع لاہور میں پانی کے غیر قانونی کنکشنز کی تفصیلات

*5163: محترمہ راحیلہ خادم حسین: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع لاہور میں سال 2009 کے دوران پانی کے کتنے غیر قانونی کنکشن پکڑے گئے؟

(ب) ضلع لاہور میں سال 2009 کے دوران پانی کے غیر قانونی کنکشنوں سے کتنی رقم اکٹھی ہوئی، تفصیل فراہم کی جائے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ضلع لاہور میں غیر قانونی پانی کے کنکشنوں کے مرتکب افراد کے خلاف چالان بھی کئے گئے ہیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) سال 2009 (09-01-01 تا 09-12-31) 6935 پانی اور 1052 سیور کے ناجائز کنکشن پکڑے گئے۔

(ب) تمام غیر قانونی کنکشنوں کو ریگولر ائیز کرنے سے سال 2009 میں واسا کو ریونیو میں سکیورٹی و کنکشن فیس کے علاوہ مبلغ۔/2,63,95,101 روپے کا اضافہ ہوا اور اس میں سے اکثر کی وصولی کر لی گئی ہے جبکہ بقایا جات کی وصولی کر لی جائے گی۔

(ج) فی الحال ناجائز و غیر قانونی پانی و سیور کے کنکشنوں کو ریگولرائیز کیا گیا ہے اور متعلقہ سٹاف / عملہ کو ہدایت کر دی گئی ہے کہ وہ آئندہ غیر قانونی کنکشنوں کے مرتکب افراد کے خلاف چالان واسا مجسٹریٹ کی عدالت میں داخل کریں۔

یو سی۔76 گڑھی شاہو لاہور کے سیوریج سسٹم کی تفصیلات

*5271: شیخ علاؤالدین: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ یو سی۔76 گڑھی شاہو لاہور کا سیوریج سسٹم عرصہ دراز سے خراب حالت میں ہے جس کی وجہ سے یہاں کے رہائشی اور خاص طور پر سکول جانے والے بچے اور بچیوں کو انتہائی پریشانی کا سامنا ہے؟

(ب) متعلقہ انتظامیہ و اعلیٰ حکام مذکورہ مسئلے کو ایمرجنسی بنیاد پر حل کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) یو سی۔76 گڑھی شاہو لاہور کا سیوریج سسٹم بہت پرانا ہے۔ عموماً سیور درست کام کرتا ہے۔ تاہم جب سیور بند ہوتا ہے، واسا کا عملہ دن رات انتھک محنت کے ساتھ اس سیور کو کھول دیتا ہے۔ واسا نے مرکزی لاہور میں بشمول اس علاقے کے سیوریج کے نظام کی بہتری کے لئے

ایک جامع منصوبہ بنایا ہے۔اس منصوبہ کے لئے مالی اعانت کے لئے حکومت جاپان سے آسان شرائط پر قرض کے حصول کے لئے بات چیت جاری ہے اور امید ہے کہ رواں سال معاہدہ پر دستخط کی صورت میں منصوبہ پر عملدرآمد شروع کیا جاسکے گا جو کہ 2017 میں پایۂ تکمیل کو پہنچے گا۔

(ب) گڑھی شاہو لاہور کے سیوریج سسٹم کے مسئلے کو ایمرجنسی بنیادوں پر حل کرنے کے لئے واسا نے نشیبی مقامات میں بارشی پانی کے ٹھہراؤ کے وقت کو کم کرنے کے لئے 150 ملین روپے کی لاگت سے ایک سکیم "سیوریج بچھائی علامہ اقبال روڈ تا دھرم پورہ انڈر پاس" بنائی ہے۔یہ منصوبہ حکومت پنجاب کو منظوری اور فنڈز کی فراہمی کے لئے بھیج دیا گیا ہے۔فنڈز کی دستیابی ہوتے ہی اس منصوبہ پر کام شروع کر دیا جائے گا۔

سال 2008 لاہور کے پارکوں میں درخت لگانے کی تفصیلات

*5472: جناب وسیم قادر: کیا وزیر ہاؤسنگ وشہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) 2008 سے آج تک لاہور کے پارکوں میں کتنے درخت لگائے گئے ہیں، ان پارکوں کے نام کیا ہیں؟

(ب) ان پارکوں میں کون کون سی اقسام کے درخت لگائے گئے ہیں، تفصیل بیان فرمائیں نیز ان پر کتنے اخراجات ہوئے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) 2008 سے اب تک زون-III کے 26 چھوٹے پارکوں میں 686 درخت لگائے گئے ہیں۔ ان پارکوں کے نام یہ ہیں۔

سبحان اللہ پارک بلاک-A، خان پارک بلاک-A، ٹیوب ویل پارک بلاک-A، سیدہ آمنہ پارک بلاک-B، بسم اللہ پارک بلاک-B، بابری پارک بلاک-C، جمال مصطفیٰ پارک بلاک-D، ٹیوب ویل پارک بلاک-D، حبیب کبریا پارک بلاک-D، تاجپورہ پارک بلاک-E عبداللہ رحیم شاہ پارک بلاک-E، فونٹین پارک، انگوری سکیم مسجد والی پارک، انگوری سکیم ٹیوب ویل پارک، مغل پورہ پارک-A، پی ایم جی کالونی پارک، فیصل پارک لال

پل ،ڈرائی پورٹ پارک ، موہلنوال پارک۔A، موہلنوال پارک۔B، موہلنوال پارک۔C، موہلنوال پارک۔D،نادرہ بیگم پارک ، مادر ملت پارک،اسمبلی ہال پارک، ارٹیشن پارک انار کلی۔

(ب) ان پارک ہائے میں لگائے گئے درختوں کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ضلع لاہور۔غیر قانونی پلازوں کی تعمیر کی تفصیلات

*5762: محترمہ نسیم لودھی: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع لاہور کی حدود میں سال 2009 کے دوران کل کتنے غیر قانونی پلازے تعمیر کئے گئے تھے؟

(ب) مذکورہ تعمیر ہونے والے غیر قانونی پلازوں کے خلاف حکومت نے کیا کیا اقدامات اٹھائے؟

(ج) مذکورہ تعمیر ہونے والے غیر قانونی پلازوں کی تعمیر کی اجازت دینے والے سرکاری افسران کے خلاف حکومت نے کیا کیا اقدامات اٹھائے نیز ان کے خلاف کتنے مقدمات درج ہوئے کتنے افسران کو سزائیں اور کتنے افسران کو جرمانہ ہوا، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ایل ڈی اے کی حدود میں سال 2009 کے دوران کوئی بھی پلازہ تعمیر نہ ہوا ہے۔

(ب) ۔ایضاً۔

(ج) ۔ایضاً۔

باغ جناح لاہور میں ملازمین کی تعداد و دیگر تفصیلات

*5778: محترمہ سیمل کامران: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) باغ جناح لاہور کی دیکھ بھال کے لئے تعینات مالی و دیگر ملازمین کی عہدہ وار تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) باغ میں گاڑیاں پارک کرنے کے لئے کتنے سٹینڈز ہیں، نیز سٹینڈز کے ٹھیکے سے 2008 سے اب تک کتنی آمدن ہوئی، ٹھیکیداروں کے نام، پتاجات فراہم کئے جائیں؟

(ج) باغ کی تزئین وآرائش کے لئے حکومت پنجاب نے کتنے فنڈ سال 2008 سے آج تک فراہم کئے اور یہ کن منصوبوں پر خرچ ہوئے؟

(د) باغ میں موجود نرسریوں کی تعداد کتنی ہے ان میں کون کون سے پودے، پھول تیار کئے جاتے ہیں اور اگر فروخت کئے جاتے ہیں تو گزشتہ تین سالوں میں فروخت شدہ پودوں سے کتنی آمدن حاصل ہوئی؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) باغ جناح لاہور کی دیکھ بھال کے لئے تعینات مالی ودیگر ملازمین کی عہدہ وار تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) باغ میں گاڑیاں پارک کرنے کے لئے 6 سٹینڈز موجود ہیں ان سٹینڈز کا ٹھیکہ برائے مالی سال 2008-09 مبلغ-/2960000 روپے کے عوض نیلام کیا گیا لیکن بعد ازاں 19-نومبر 2008 میں وزیر اعلیٰ پنجاب کی ہدایت پر انٹری اور پارکنگ فری کر دی گئی تھی۔ ہاں البتہ اس عرصہ (08-07-01تا08-11-20) کے لئے مبلغ-/1000000 کی آمدن ہوئی۔

(ج) باغ کی تزئین وآرائش کے لئے حکومت پنجاب نے سال 2008 سے آج تک کوئی ترقیاتی فنڈز مہیا نہ کئے ہیں اور نہ ہی کوئی ترقیاتی منصوبہ زیر تکمیل لایا گیا۔

(د) باغ میں موجودہ نرسریوں کی تعداد 2 ہے۔ ان نرسریوں میں سے ایک نرسری میں نمائشی پودوں کی گرین House ٹیکنالوجی کے ذریعے افزائش نسل اور دیکھ بھال کی جاتی ہے نیز اس نرسری میں موسمی پھولوں کی نرسری تیار کی جاتی ہے جو کہ باغ جناح کی زینت بنتی ہے جبکہ دوسری نرسری میں باغ جناح کی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے پودوں، جھاڑیوں اور درختوں کی افزائش نسل اور دیکھ بھال کی جاتی ہے ان نرسریوں میں تیار کردہ پودوں، جھاڑیوں اور درختوں کو فروخت نہیں کیا جاتا بلکہ صرف باغ جناح کی ضروریات کو پورا کیا جاتا ہے۔

لاہور۔ایل ڈی اے ایونیو-I میں ترقیاتی کاموں کی تفصیلات

*5793: انجینئر قمر الاسلام راجہ: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ایل ڈی اے ایونیو۔I کے ترقیاتی کام مقررہ عرصہ سے کئی سال زائد گذرنے کے باوجود مکمل نہیں ہو سکے؟کیا یہ بھی درست ہے کہ ہزاروں الاٹیز پلاٹوں کا قبضہ نہ ملنے کے باعث اپنے مکانوں کی تعمیر شروع کرنے کا انتظار کر رہے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ایل ڈی اے ایونیو۔I میں غیر قانونی تعمیرات کی گئی ہیں اور اسٹیٹ افسر کی نشاندہی کے باوجود کوئی کارروائی نہ کی گئی ہے، محکمہ کب تک ترقیاتی کام مکمل کر کے الاٹیز کو قبضہ دینے کا ارادہ رکھتا ہے؟

وزیر اعلیٰ(میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ایل ڈی اے ایونیو۔I کے نام سے سرکاری ملازمین کے لئے رہائشی سکیم کا اعلان 2002 میں کیا گیا۔اس سکیم کے لئے ایکوائر شدہ اراضی تقریباً16000 کنال ہے۔ریکارڈ کے مطابق سکیم میں الاٹ شدہ پلاٹوں کی کل تعداد 10983 ہے جس میں 6077 دس مرلہ جبکہ 4906 ایک کنال کے پلاٹس ہیں اس ضمن میں نوٹیفکیشن زیر دفعہ 4 لینڈ ایکوزیشن ایکٹ 1894 مورخہ 02۔12۔18 کو جاری ہوا جبکہ نوٹیفکیشن زیر دفعہ (4)17 اور 6 لینڈ ایکوزیشن ایکٹ 1894 مورخہ 03۔07۔04 کو جاری ہوا۔ ایل ڈی اے نے قانون کے مطابق ایکوائر شدہ اراضی کا معاوضہ 2۔ ارب روپے لینڈ ایکوزیشن کلکٹر کے ذریعے گورنمنٹ خزانہ میں سال 2003 میں جمع کروا دیا۔ جس کے بعد ایل اے سی صاحب نے اراضی کا قبضہ مورخہ 03۔09۔25 کو ایل ڈی اے کے حوالے کیا جو بعد ازاں اس اراضی کو چیف انجینئر ایل ڈی اے کے حوالے 03۔09۔27 کو کر دیا گیا تاکہ موقع پر ترقیاتی کام ہو سکے تاہم ایکوائر شدہ اراضی میں چھ ہاؤسنگ سوسائٹیوں کے مطابق ان کا رقبہ بھی شامل ہے ۔ ان ہاؤسنگ سوسائٹیوں نے ایکوزیشن کے خلاف لاہور ہائی کورٹ سے رجوع کیا۔ عدالت عالیہ نے حکم امتناعی جاری کر دیا۔اس طرح کچھ مالکان اراضی نے بھی انفرادی طور پر ایکوزیشن کے خلاف عدالتوں سے رجوع کیا۔ اکثر کیسز میں حکم امتناعی جاری کر دیا۔اسی طرح ریکارڈ کے مطابق 26 فیصد رقبہ جو 2766 پلاٹس بنتے ہیں litigation میں ہے ۔ مزید یہ کہ 5 کیسز سپریم کورٹ جبکہ 30 کیسز ہائی کورٹ اور اسی طرح 66 کیسز سول کورٹس میں زیر سماعت ہیں۔ گذشتہ سالوں کی ترقیاتی رفتار کو مد نظر رکھتے ہوئے الاٹیوں کے مفاد کے پیش نظر ادارے نے Legal Advisor کی سربراہی میں وکلاء کا پینل تشکیل دیا گیا ہے جو عدالتوں میں ایونیو I

کے کیسوں کی تندہی سے پیروی کر رہا ہے۔ کچھ ایکوائر شدہ اراضی پر بوقت ایکوزیشن تعمیرات / سٹرکچر تھے جن کا ایوارڈ اور قبضہ لینڈ ایکوزیشن کلکٹر کی طرف سے مالکوں کے عدم تعاون کی وجہ سے دیا جانا باقی ہے۔ ترقیاتی کاموں کی ذمہ داری ایل ڈی اے نے F.W.O کو دی 74 فیصد کلیئر ایریا میں ترقیاتی کام جاری ہے۔ بلاک Hاور F کے الاٹیز کو پلاٹس کا قبضہ 2007 سے دیا جا رہا ہے۔ پچھلے سال کے دوران جن بلاکس میں FWO نے ترقیاتی کام مکمل کیا ہے ان کا سروے کروایا گیا اور ٹاؤن پلاننگ ونگ ایل ڈی اے ساتھ ساتھ پارٹ پلان تیار کر رہا ہے ۔LESCO کو ایل ڈی اے نے electrification کے لئے 23 کروڑ روپے مارچ 2010 میں دیئے جبکہ LESCO نومبر 2010 سے کام شروع کر چکا ہے۔ پہلے مرحلے میں بجلی کے کھمبے لگائے جا رہے ہیں۔

(ب) سکیم میں پرانی تجاوزات موجود ہیں۔ ان تجاوزات کو گرانے کے لئے حکمت عملی ترتیب دی جا رہی ہے جس پر جلد کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔ ایل ڈی اے کا تجاوزات گرانا ایک مسلسل عمل ہے۔ جہاں جہاں نشاندہی کی جاتی ہے وہاں کارروائی کر دی جاتی ہے۔ مزید یہ کہ ایل ڈی اے نے اس ضمن میں نگرانی کے لئے پرائیویٹ سکیورٹی ایجنسی کی خدمات حاصل کر رکھی ہیں جو 24 گھنٹے اسٹیٹ برانچ کی نگرانی میں فرائض سرانجام دے رہی ہے۔ ایل ڈی اے ایونیو-I میں بلاک H اور F کے الاٹیز کو موقع کا قبضہ دیا جا رہا ہے۔ پچھلے سال کے دوران جن بلاکس میں FWO نے ترقیاتی کام مکمل کیا ہے ان کا سروے کروایا گیا اور ٹاؤن پلاننگ ونگ ایل ڈی اے ساتھ ساتھ پارٹ پلان تیار کر رہا ہے۔ تاکہ جلد از جلد الاٹیز کو موقع پر قبضہ دیا جا سکے۔LESCO کو ایل ڈی اے نے electrification کے لئے 23 کروڑ روپے مارچ 2010 میں دیئے جبکہ LESCO نومبر 2010 سے کام شروع کر چکا ہے۔ پہلے مرحلے میں بجلی کے کھمبے لگائے جا رہے ہیں۔

سال 09-2008، واٹر سپلائی کے منصوبوں پر خرچ کی جانے والی رقم کی تفصیلات

*5946: خواجہ محمد اسلام: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) واسا فیصل آباد نے مالی سال 2008-09 میں پی پی-72 فیصل آباد میں کتنی رقم واٹر سپلائی کے منصوبوں پر خرچ کی؟

(ب) مالی سال 2009-10 کے دوران کتنی رقم اس حلقہ میں واٹر سپلائی کے منصوبوں پر خرچ کی جارہی ہے؟

(ج) ان منصوبوں کے نام، تخمینہ لاگت اور مدت تکمیل کیا ہے؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) واسا فیصل آباد نے مالی سال 2008-09 میں پی پی-72 کی مختلف یونین کونسلز میں 5 کلو میٹر واٹر سپلائی کی بوسیدہ پائپ لائنیں اور 14700 گھریلو کنکشنز تبدیل کئے جن پر 23.86 ملین روپے خرچ ہوئے۔

(ب) واسا فیصل آباد نے مالی سال 2009-10 میں پی پی-72 کی تین یونین کونسلز میں اب تک 0.12 کلو میٹر واٹر سپلائی کی بوسیدہ اور ناکارہ پائپ لائنیں تبدیل کی ہیں جن پر 0.20 ملین روپے خرچ ہوئے۔

(ج) تفصیل تتمہ (اے) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

لاہور میں گھروں کے سامنے تجاوزات کی تفصیلات

*5961: محترمہ سیمل کامران: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) قانونی طور پر گھروں کے باہر کتنے فٹ کی جگہ پر کیاری، تھڑے یا ریمپ وغیرہ بنانے کی اجازت ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ سمن آباد، سبزہ زار، ہما بلاک، علامہ اقبال ٹاؤن لاہور میں رہائشیوں نے تین سے پانچ فٹ تک کیاریاں اور تھڑے آگے بڑھائے ہوئے ہیں؟

(ج) اگر جز ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت ان تجاوزات کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) موجودہ بلڈنگ ریگولیشن 2009 کے مطابق گھروں کے باہر کیاری، تھڑے یا ریمپ وغیرہ بنانے کی اجازت نہیں ہے۔

(ب) ہاں! یہ درست ہے۔

(ج) کارروائی عمل میں لائی جارہی ہے جسکا آغاز بلاک A اور بلاک B سبزہ زار سے ہو چکا ہے۔

پی پی۔143 اور 144 میں نئے ٹیوب ویلز لگانے کی تفصیلات

*5990: محترمہ راحیلہ خادم حسین: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حلقہ پی پی۔143 اور 144 لاہور میں ٹیوب ویلز کون کون سی جگہ پر واقع ہیں، جگہ کے ناموں کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) سال 2009 میں حلقہ پی پی۔143 اور 144 میں کل کتنے نئے ٹیوب ویلز کہاں کہاں پر لگائے گئے نیز نئے لگائے گئے ٹیوب ویلز پر کل کتنی رقم خرچ ہوئی؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) حلقہ پی پی۔143 اور 144 لاہور میں کل 37 ٹیوب ویلز نصب ہیں۔ جس میں پی پی۔143 میں 22 جبکہ پی پی۔144 میں 15 ٹیوب ویل نصب ہیں۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) سال 2009 میں حلقہ پی پی۔143 اور 144 لاہور میں کل 7 نئے ٹیوب ویلز لگائے گئے۔ ان ٹیوب ویلز کی تنصیب پر کل۔/5,12,83,443 روپے خرچ ہوئے۔

پی پی۔143 میں نئے لگائے گئے ٹیوب ویلز:

(1)	اکرم پارک	4 کیوسک
(2)	حماد کالونی	2 کیوسک
(3)	کوٹ خواجہ سعید	4 کیوسک
(4)	اے بلاک گجرپورہ	4 کیوسک

حلقہ پی پی۔143 میں لگائے گئے مندرجہ بالا ٹیوب ویلوں کی تنصیب پر /29577466 روپے خرچ ہوئے۔

پی پی-144 میں نئے لگائے گئے ٹیوب ویلز:

(1) بھوگی وال 4کیوسک

(2) جمشید پارک 4کیوسک

(3) عثمان پارک سنگھ پورہ 2کیوسک

حلقہ پی پی-144 میں لگائے گئے مندرجہ بالا ٹیوب ویلوں کی تنصیب پر -/21705977 روپے خرچ ہوئے۔

ایل ڈی اے سے "مثل بند" رجسٹرز کی گمشدگی سے متعلقہ تفصیلات

*6091: محترمہ نسیم لودھی: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ایل ڈی اے ریکارڈ سے ایگزیمپشن کی فائلوں کے اہم ترین "مثل بند" رجسٹرز غائب ہوگئے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان رجسٹرز کے گم ہو جانے کی وجہ سے جوہر ٹاؤن لاہور میں اربوں روپے مالیت کے پلاٹوں کی ہیرا پھیری کا سراغ لگانے کا معاملہ کھٹائی میں پڑ گیا؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ متذکرہ رجسٹر گم ہونے میں ایل ڈی اے کا عملہ بھی شامل ہے؟

(د) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت ان رجسٹرز کے گم ہونے اور ریکارڈ کی مناسب دیکھ بھال نہ کرنے والوں کے خلاف کارروائی کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو وجوہات بیان کی جائیں؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) یہ درست ہے کہ ایل ڈی اے ریکارڈ سے 4عدد ایگزیمپشن فائلوں کے مثل بند رجسٹرز گم ہوگئے ہیں۔

(ب) یہ درست نہ ہے۔ دراصل مذکورہ رجسٹرز پر صرف ایگزیمپشن فائل نمبر ایلوکیٹ کیا جاتا تھا۔ ان رجسٹرز کی گمشدگی کی وجہ سے فائلوں کی اصل حیثیت متاثر نہ ہوئی ہے تمام فائلوں پر ایک طے شدہ طریق کار کے مطابق کارروائی کی جاتی ہے۔ اگر کسی بھی فائل کی بابت اس کے اصل یا نقلی ہونے کا اندازہ کرنا ہو تو ملکیت کی تصدیق، جمع شدہ رقوم کی تصدیق اور خسرہ وار رجسٹرز سے ایگزیمپشن دیئے جانے کی بابت تصدیق کے اصولوں کو مدنظر رکھتے ہوئے فائل کی اصل

حیثیت دریافت کی جاسکتی ہے۔مزید یہ کہ اس وقت پلاٹوں کی ہیرا پھیری کا سراغ لگانے کا کوئی معاملہ زیر التواء نہ ہے لہذا یہ درست نہ ہے کہ رجسٹرز کی گمشدگی کی وجہ سے پلاٹوں کی ہیرا پھیری کا سراغ لگانے کا معاملہ کھٹائی میں پڑ گیا ہے۔

(ج) اس ضمن میں ڈائریکٹر لینڈ ڈویلپمنٹ ایل ڈی اے نے انکوائری شروع کر دی ہے جس میں رجسٹرز اور فائلوں کی گمشدگی کے حوالے سے متعلقہ اہل کاران کو طلب کیا گیا ہے۔انکوائری میں پیشرفت ہو رہی ہے اور جلد ہی انکوائری مکمل کر لی جائے گی۔

(د) انکوائری کی تکمیل کے بعد قصورواران کے خلاف حسب قانون کارروائی کی جائے گی۔

ایف ڈی اے سٹی فیصل آباد۔کرپشن کی انکوائری سے متعلقہ تفصیل

*6452: چودھری محمد اسد اللہ: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ایف ڈی اے سٹی سکیم فیصل آباد کے بارے میں جولائی 2008 سے انٹی کرپشن اسٹیبلشمنٹ کو کرپشن / ناجائز استعمال اختیارات کی شکایت موصول ہوئی تھی جس پر متعلقہ ریکارڈ انٹی کرپشن اسٹیبلشمنٹ فیصل آباد کے حوالے کر دیا گیا تھا؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا انکوائری مکمل ہو گئی ہے اگر ہاں تو وہ رپورٹ کیا ہے اور اگر نہیں تو اس کی کیا وجوہات ہیں؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) یہ درست ہے کہ ایسی شکایت محکمہ انٹی کرپشن اسٹیبلشمنٹ فیصل آباد میں موصول ہوئی تھی اور یہ بھی درست ہے کہ جو ریکارڈ محکمہ انٹی کرپشن اسٹیبلشمنٹ فیصل آباد نے طلب کیا وہ مہیا کر دیا گیا تھا۔

(ب) چونکہ شکایت محکمہ ہاؤسنگ کی بجائے پرائیویٹ نوعیت کی تھی اس لئے محکمہ ہاؤسنگ کو اس بارے میں مزید اطلاع نہ ہے البتہ محکمہ ہاؤسنگ یا FDA کو کوئی رپورٹ موصول نہ ہوئی ہے۔مزید برآں اگر معلومات درکار ہوں تو محکمہ انٹی کرپشن سے حاصل کی جاسکتی ہیں۔

لاہور شہر میں نیا سیوریج سسٹم ڈالنے کا معاملہ

*6588: محترمہ خدیجہ عمر: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) شہر لاہور میں کل کتنے ایسے علاقے ہیں جن میں نیا سیوریج ڈال دیا گیا ہے اور کتنے علاقے باقی ایسے ہیں جن میں پرانا سیوریج سسٹم ہے؟

(ب) حکومت کب تک تمام لاہور شہر میں نیا سیوریج ڈالنے کا کام مکمل کر لے گی؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) لاہور کے مندرجہ ذیل علاقوں میں نیا سیوریج سسٹم لگایا گیا ہے۔

شادی پورہ، سلامت پورہ، ہربنس پورہ، لکھ ڈیر، مومن پورہ، بھوگیوال، علی رضا آباد، بھابڑیاں ڈھیر، مجید پارک، راجہ کالونی اور بدر کالونی شامل ہیں۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ ان علاقوں میں کوئی سیوریج سسٹم موجود نہ تھا اس لئے نیا سیوریج بچھایا گیا اور تمام علاقہ پسماندہ ہے جبکہ وسطی لاہور میں سیوریج کا نظام بہت پرانا ہے جو کہ 1938 میں لگایا گیا تھا۔ مختلف اوقات میں ہونے والے بہتری کے اقدامات کے باوجود یہ نظام موجودہ دور کی ضروریات کے لئے ناکافی ہے۔ اس کے علاوہ شہر کے دیگر حصوں خصوصاً جنوبی لاہور میں بننے والی نئی آبادیوں کے لئے بھی سیوریج کے نظام میں اضافے کی ضرورت ہے۔ اس سلسلے میں وسطی اور جنوبی لاہور دونوں کے سیوریج اور ڈرینج کے نظام کی بہتری کے لئے واسا نے مشاورتی فرم نیسپاک (NESPAK) سے تفصیلی فیزی بیلٹی رپورٹ تیار کروائی ہے اور جاپان کے بین الاقوامی ترقی کا ادارہ "جائیکا" کے تعاون سے وسطی لاہور کے سیوریج اور ڈرینج سسٹم کی بہتری کے لئے آسان شرائط پر قرض کے حصول کے لئے بات چیت جاری ہے۔

(ب) "جائیکا" کے تعاون سے لاہور کے سیوریج اور ڈرینج سسٹم کی بہتری کے لئے بنائے گئے منصوبہ میں نیا سیوریج سسٹم، ڈرینج سسٹم اور بابو صابو کے مقام پر گندہ پانی کا ٹریٹمنٹ پلانٹ لگایا جائے گا۔ کینٹ ڈرین کے ساتھ گلبرگ تا گلشن راوی ٹرنک سیور کی بچھائی بھی اس منصوبے میں شامل ہے جس سے بارشی پانی کے نکاس کے نظام اور سیوریج کے نظام کو الگ الگ کرنے میں مدد ملے گی۔ امید ہے کہ رواں سال میں معاہدہ پر عمل کی صورت میں منصوبہ پر عملدرآمد کیا جا سکے گا جو کہ 2017 میں پایۂ تکمیل کو پہنچے گا۔

غوث اعظم کالونی گلبرگ میں تجاوزات کی تفصیلات

*6589: محترمہ خدیجہ عمر: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مارکیٹ عقب شیر پاؤپل نزد کینٹ سٹیشن غوث اعظم کالونی گلبرگ تجاوزات میں آتی ہیں؟

(ب) کیا حکومت اس مارکیٹ میں آپریشن کرنا چاہتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو کیوں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) یہ درست ہے کہ مارکیٹ عقب شیر پاؤپل نزد کینٹ سٹیشن غوث اعظم کالونی گلبرگ میں عارضی تجاوزات پائی جاتی ہیں۔

(ب) حکومت مذکورہ مارکیٹ میں آپریشن کرنا چاہتی ہے۔ اس سلسلہ میں حکومت نے پہلے ہی ناجائز تجاوزات ختم کرنے کے لئے مہم شروع کر رکھی ہے۔ اس ضمن میں حکومت نے حال ہی میں بذریعہ الیکٹرانک / پرنٹ میڈیا لوگوں کو تنبیہ کی ہے کہ از خود تجاوزات ختم کر دیں، بصورت دیگر محکمہ یہ ناجائز تجاوزات خود مسمار کر دے گا اور قانون شکنوں کے خلاف تادیبی کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔ مزید برآں سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ اور LDA نے مشترکہ طور پر ضلعی پولیس کے تعاون سے 14-مارچ 2011 سے گرینڈ آپریشن کر کے مارکیٹ عقب شیر پاؤپل نزد کینٹ سٹیشن غوث اعظم کالونی گلبرگ سے تمام تجاوزات ختم کر دی ہیں۔ اس ضمن میں DCO صاحب کو جو رپورٹ پیش کی گئی ہے اس کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

پی ایچ اے کے تشہیری بورڈز کا لیگل سٹیٹس ودیگر تفصیلات

*6650: محترمہ آمنہ الفت: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) PHA کے تشہیری بورڈز کا legal status کیا ہے؟

(ب) اس وقت PHA کے کل کتنے تشہیری بورڈز لاہور میں آویزاں ہیں؟

(ج) PHA کے تشہیری بورڈز کن کن افراد یا کمپنیوں کو الاٹ کئے گئے ہیں؟

(د) PHA کے تشہیری بورڈز کس قانون اور قاعدے کے تحت الاٹ کئے جاتے ہیں؟

(ہ) PHA کے 09-2008 اور 10-2009 کے دوران تشہیری بورڈز سے کتنی آمدنی ہوئی ہے سال وار تفصیل بتائی جائے؟

(و) کیا PHA نے تشہیری بورڈز مستقل بنیادوں پر الاٹ کئے ہیں یا مقررہ مدت تک کے لئے کئے ہیں؟

(ز) PHA میں کون سے افسران تشہیری بورڈز کی نیلامی کرتے ہیں اور کیا نیلامی سے قبل اخبارات میں اشتہارات بھی دیئے جاتے ہیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) اس وقت پی ایچ اے کی حدود میں پنجاب گورنمنٹ سے منظور شدہ پی ایچ اے ریگولیشن 2008 نافذ العمل ہے ان ریگولیشن کی توثیق سپریم کورٹ بحوالہ W.P.No15675/2009 کے فیصلے میں کر چکی ہے۔

(ب) فی الوقت پی ایچ اے ی حدود کے اندر کوئی تشہیری بورڈ آویزاں نہ ہے۔ دکانداروں، ہسپتالوں، پٹرول پمپوں اور بنکوں وغیرہ کے بورڈ ان کی اپنی عمارتوں / حدود میں لگے ہیں جن سے پی ایچ اے قانون کے مطابق واجبات وصول کر رہی ہے۔

(ج) پی ایچ اے ریگولیشن 2008 کے مطابق ادارہ نے سرکاری جگہوں پر نیلامی کے ذریعے سال 09-2008 میں درج ذیل کمپنیوں کو تشہیر بورڈ لگانے کی اجازت دی ہے۔ ان میں سے کچھ کمپنیوں نے مقررہ مدت کامیابی سے مکمل کرنے کے بعد بورڈ اتار لئے جبکہ کچھ کمپنیوں کے معاہدے نادہندہ ہونے کے باعث منسوخ کر دیئے گئے۔

Mobilink, The Advertiser, Jillani Advertiser, BTL Marketing, Ad Click, Ravi Screen Art, Biaze, Mehran Advertiser Super Signs, Arrows Vision Ad, World Advertiser

(د) پی ایچ اے ریگولیشن 2008 کے مطابق گرین بیلٹوں پر تشہیری بورڈوں کی لیز بذریعہ نیلام عام دی جاتی ہے جبکہ انہی ریگولیشنز کے مطابق نجی جگہوں / عمارتوں پر تنصیب کی اجازت محکمانہ طور پر دی جاتی ہے۔

(ہ) پی ایچ اے ریگولیشن 2008 کے مطابق تشہیری مہمات سے پی ایچ اے کی آمدن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

2008-09 175m

2009-10 100m

(و) پی ایچ اے ریگولیشن 2008 کے مطابق گرین بیلٹوں پر تشہیری بورڈوں کی لیز بذریعہ نیلام عام زیادہ سے زیادہ 2 سال کے لئے دی جاتی ہے جبکہ نجی جگہوں پر یہ اجازت چھ ماہ کے لئے دی جاتی ہے۔ پی ایچ اے ریگولیشن 2008 کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ز) نیلامی کے عمل کو شفاف بنانے کے لئے ڈائریکٹر جنرل پی ایچ اے کی اجازت سے ایک نگران کمیٹی تشکیل دی جاتی ہے جو نیلامی کے عمل کی نگرانی کرتی ہے۔ اس کمیٹی میں پی ایچ اے کے مختلف شعبوں کے ڈائریکٹر انچارج، سیکرٹری HUD&PHE اور کمشنر لاہور ڈویژن کے نمائندے شامل کئے جاتے ہیں۔

نیلامی سے قبل قومی اخبارات میں نیلام عام کے اشتہارات بھی شائع کئے جاتے ہیں جنکی فوٹو کاپیاں ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

ریس کورس لاہور میں گاڑیوں کے پارکنگ پر اوور چارجنگ کی تفصیلات

*6830: جناب وسیم قادر: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ریس کورس لاہور میں گاڑیوں کی پارکنگ پر موٹر سائیکل کے -/10 روپے اور کار کے -/20 روپے وصول کئے جا رہے ہیں؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت ریس کورس میں اوور چارجنگ کرنے والے ٹھیکیدار کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) پارکس اینڈ ہارٹیکلچر اتھارٹی لاہور کے زیر انتظام جیلانی پارک جس کا سابقہ نام ریس کورس پارک تھا کی پارکنگ سٹینڈ فری ہے۔ وزیر اعلیٰ پنجاب کے حکم پر 08-11-15 سے سٹینڈ بالکل فری کر دیا گیا ہے۔ اس وقت سے کسی گاڑی اور موٹر سائیکل سے کوئی پیسا وصول نہیں کیا جاتا ہے۔

(ب) پارکنگ سٹینڈ08-11-15سے بالکل فری ہے۔اس لئے کسی کارروائی کی ضرورت نہ ہے۔

پی پی-72فیصل آباد میں ٹیوب ویلز کی تعداد ودیگر تفصیلات

*6990: خواجہ محمد اسلام: کیاوزیر ہاؤسنگ وشہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) پی پی-72فیصل آباد میں واسانے کتنے ٹیوب ویل کہاں کہاں لگارکھے ہیں؟

(ب) اس حلقہ میں مزید کتنے واٹر سپلائی کے لئے ٹیوب ویلز کہاں کہاں لگانے کا F.D.Aارادہ رکھتاہے؟

(ج) اس حلقہ میں واساایف ڈی اے نے مالی سال09-2008اور10-2009کے دوران کتنی رقم ان ٹیوب ویلز پر خرچ کی ہے؟

(د) اس وقت کتنے ٹیوب ویل کب سے اور کن کن وجوہات کی بناء پر بند پڑے ہیں، واساان کو چلانے کے لئے کیااقدامات اٹھارہاہے؟

وزیراعلیٰ(میاں محمد شہباز شریف):

(الف) فیصل آباد شہر کی حدود میں زیر زمین پانی پینے کے قابل نہ ہے اسی طرح پی پی-72کے علاقے میں بھی پانی کھاری ہے اور پینے کے قابل نہ ہے اس لئے اس حلقہ میں واٹر سپلائی کے لئے ٹیوب ویل نصب نہ ہے واسافیصل آباد اپنے شہریوں کو ٹیوب ویل فیلڈایریا چنیوٹ اور رکھ برانچ نہر کے کنارے لگائے گئے ٹیوب ویلز کے ذریعہ میٹھاپانی فراہم کررہاہے۔

(ب) چونکہ زیر زمین پانی پینے کے قابل نہ ہے لہذا پی پی-72میں واسا ایف ڈی اے میں ٹیوب ویل نہیں نصب کر سکتا۔

(ج) واسافیصل آباد نے حلقہ پی پی-72میں 09-2008 میں کوئی ٹیوب ویل نصب نہ کیا ہے لہذاٹیوب ویلز پر خرچہ کاسوال ہی پیدانہیں ہوتا۔

(د) آج تک پی پی-72میں کوئی ٹیوب ویل نصب نہیں ہوااور نہ بند پڑاہے اس لئے مندرجہ بالا وضاحت کے پیش نظر مطلوبہ کوائف کے جوابات کی ضرورت پیدانہیں ہوتی۔

سیالکوٹ شہر۔واٹر سپلائی اور سیوریج کی سہولت کی تفصیلات

*7005: محترمہ شمسہ گوہر: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) سیالکوٹ شہر کی کتنی آبادی کو اس وقت واٹر سپلائی اور سیوریج کی سہولت متعلقہ ترقیاتی ادارہ فراہم کر رہا ہے؟

(ب) اس وقت کتنی آبادی ان سہولیات سے استفادہ نہیں کر رہی ہے؟

(ج) جن آبادیوں /کالونیوں میں واٹر سپلائی اور سیوریج کی سہولت نہ ہے حکومت کب تک ان کو یہ سہولت فراہم کر دے گی؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) اس وقت سیالکوٹ شہر میں واٹر سپلائی آبادی کے لحاظ سے تقریباً80 فیصد آبادی کو صاف پانی کی کوریج ہے۔اور سیوریج کی تقریباً60 فیصد آبادی کی کوریج ہے اور اس کی operation & maintenanceٹی ایم اے سیالکوٹ کے ذمہ ہے۔

(ب) اس وقت سیالکوٹ شہر کی20 فیصد آبادی کو صاف پانی اور40 فیصد آبادی کو سیوریج کی سہولیات میسر نہ ہے۔

(ج) جن آبادیوں اور کالونیوں میں واٹر سپلائی اور سیوریج کی سہولت اس وقت موجود نہ ہے حکومت کی طرف سے فراہمی فنڈز پر باقی ماندہ علاقوں میں واٹر سپلائی اور سیوریج بچھانے کا کام ترقیاتی بجٹ کو مدنظر رکھتے ہوئے مرحلہ وار پروگرام کے تحت کیا جائے گا۔

پی ایچ اے کے اخراجات و آمدن کی تفصیلات

*7150: چودھری ظہیر الدین خان: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی ایچ اے کے سال اپریل2008 سے اپریل2010 تک کے مختلف مدات پر کئے گئے اخراجات کی تفصیل بتائی جائے، یہ اخراجات کس کی منظوری سے کئے گئے، کیا بجٹ میں مختص کردہ رقم کے مطابق تھے یا نہیں؟

(ب) PHA میں کام کرنے والے جملہ ملازمین کی تفصیل بیان فرمائیں؟

(ج) پی ایچ اے کی آمدنی کے ذرائع کون کون سے ہیں، تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(د) مذکورہ بورڈز کا کرایہ کس قانون کے تحت وصول کیا جاتا ہے اور کرایہ مقرر کرنے والی مجاز اتھارٹی کا عہدہ بتایا جائے؟

(ہ) مذکورہ بورڈز کو فروخت کرنے کا کیا طریق کار اختیار کیا گیا اور کیا اس کے لئے ٹینڈرز جاری کئے گئے، تفصیل سے ایوان کو مطلع کیا جائے؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) پی ایچ اے میں 2008 تا 2010۔/598,189000 کی رقم مختلف مد میں خرچ کی گئی ہے۔ یہ تمام اخراجات ڈی جی، پی ایچ اے کی منظوری سے کئے گئے ہیں اور اخراجات مختص کردہ رقم کے مطابق ہوئے ہیں۔

(ب)

(1) ریگولر ملازم 3107 نفر

(2) کنٹریکٹ ملازم 399 نفر

(3) 89 ڈیز ورک چارج ملازم 149 نفر

(4) ڈیلی پیڈ 1360 نفر

کل 5015 نفر ملازم ہیں۔

(ج) فی الوقت وشعبہ مارکیٹنگ i۔ سٹیمر ii۔ شاپ بورڈ ٹیکس اور اس کے علاوہ مختلف پارکوں میں سالانہ بنیاد پر کنٹین اور مختلف جھولوں سے آمدنی ہوتی ہے۔

(د) پی ایچ اے کے معرض وجود میں آنے کے بعد پی ایچ اے ریگولیشن 1999 متعارف کروائے گئے ۔ جس کی بنیاد پر بورڈوں کا کرایہ وصول کیا جاتا تھا اور بورڈ کے کرایہ میں ہر سال فیصد 10 اضافہ کیا جاتا تھا۔ بورڈ کا کرایہ مقرر کرنے کی مجاز اتھارٹی ڈی جی، پی ایچ اے ہے۔ پی ایچ اے ریگولیشن 1999 کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) پی ایچ اے ریگولیشن 2008 کے مطابق بورڈوں کی lease صرف نیلامی عام کے شفاف طریقہ کے مطابق دی جائے گی اور مجوزہ نیلامی کے لئے اخبار میں اشتہار لازمی ہے۔
پی ایچ اے نے مستقل بورڈوں کے حقوق کی نیلامی کے لئے وقتاً فوقتاً جو اشتہار اخبار میں شائع کروائے ان کی کاپیاں ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں مزید ریگولیشن 2008 کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

پی پی-174، واٹر سپلائی اور سیوریج سکیموں کی تفصیلات

*7200: رائے محمد اسلم خان: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی-174 ننکانہ صاحب میں واٹر سپلائی کی کتنی سکیمیں بند ہیں اور کتنی کام کر رہی ہیں؟

(ب) مذکورہ حلقہ میں کل کتنی سکیموں پر کام ہو رہا ہے ان میں سے کتنی مکمل ہو گئی ہیں اور کتنی ابھی تک نامکمل ہیں، یہ کب تک مکمل ہو جائیں گی؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) پی پی-174 میں ننکانہ صاحب میں واٹر سپلائی کی دو سکیمیں کام کر رہی ہیں۔

(ب) مذکورہ حلقہ میں 10 عدد سکیموں پر کام ہو رہا ہے جس میں ایک ADP کی اور MPA package کی 9 سکیمیں ہیں جو رواں مالی سال میں فنڈز کی دستیابی پر مکمل ہو جائیں گی۔

سرگودھا-چکوک کی واٹر سپلائی کی سکیموں سے متعلقہ تفصیلات

*7248: چوہدری عامر سلطان چیمہ: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ واٹر سپلائی سکیمز کی بحالی کے لے چک نمبر 86 جنوبی، 31 جنوبی اور 87 جنوبی ضلع سرگودھا کے لئے فنڈز 9.962 ملین منظور کئے گئے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مورخہ 13-فروری 2010 کو محکمہ نے 5.000 ملین روپے ان سکیموں کی بحالی کے لئے جاری کئے نیز چک 96 جنوبی کی واٹر سپلائی سکیم کی بحالی کے لئے بقایا فنڈز 4.962 ملین 11-2010 کے لئے جاری کرنے کا کہا گیا؟

(ج) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو ان سکیموں پر 30-جون 2010 تک کتنے فنڈز خرچ ہو چکے ہیں اور بقایا فنڈز برائے چک 96 جنوبی کب جاری کئے جائیں گے؟

(د) اگر مطلوبہ فنڈز مقررہ تاریخ تک یوٹیلائز نہیں ہوئے تو کیا محکمہ آئندہ مالی سال 11-2010 کے لئے فنڈز مہیا کرنے کا ارادہ رکھتا ہے اگر ہاں تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) یہ درست ہے۔

(ب) یہ درست ہے بقایا فنڈز 4.962 ملین ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کے account-IV میں موجود ہیں۔

(ج) ان سکیموں پر 30۔جون 2010 تک خرچ کئے گئے فنڈز کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	نام سکیم	تخمینہ لاگت (ملین)	جاری شدہ فنڈز	خرچ 30 جون تک	بقیہ فنڈز جو خرچ نہ ہو سکے	ریمارکس
1	بحالی رورل واٹر سپلائی سکیم چک نمبر 86 جنوبی	1.532	1.532	0.718	0.814	مشینری کی مرمت پمپ House کی مرمت اور سٹاف کواٹر مکمل ہو چکے ہیں واپڈا کو بجلی کے ڈیمانڈ نوٹس کی ادائیگی کر دی گئی ہے اور واپڈا سے بجلی کے کنکشن کے حصول پر سکیم چلادی جائے گی۔
2	بحالی رورل واٹر سپلائی سکیم چک نمبر 31 جنوبی	1.581	1.581	0.658	0.923	سٹاف کواٹر کا کام مکمل ہو چکا ہے بجلی کا کنکشن لگ چکا ہے پائپ بھی مہیا کر دیا گیا ہے بقیہ فنڈز ملنے پر بقایا کام بھی مکمل کر دیا جائے گا۔
3	بحالی رورل واٹر سپلائی سکیم چک نمبر 87 جنوبی	1.845	1.845	----	1.845	کام ٹھیکیدار کو آلات ہوا تھا مگر ٹھیکیدار نے کام نہیں کیا اب فنڈز دوبارہ جاری ہو جائیں تو کام شروع کر دیا جائے گا۔
4	بحالی رورل واٹر سپلائی سکیم چک نمبر 96 جنوبی	5.00	0.042	0.042	----	ٹیوب ویل بورڈ ڈسٹری بیوشن (پائپ لائن) مکمل ہے پمپ House کا کام جاری ہے رائزنگ مین اور مشینری پانی کی ٹینکی کا کام باقی ہے بقیہ کام جاری ہے واپڈا کو بجلی کے ڈیمانڈ نوٹس کی ادائیگی ابھی باقی ہے۔

(د) بقیہ فنڈز جو ایم پی اے پیکج 10-2009 میں خرچ نہ ہو سکے وہ اسی مالی سال 11-2010 میں موجود نہ ہیں۔

بورے والا شہر میں ٹیوب ویلز چالو کرنے کی تفصیلات

*7314: سردار خالد سلیم بھٹی: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ بورے والا شہر حلقہ پی پی-233 (وہاڑی) میں 24 ٹیوب ویلز کی تنصیب مکمل ہو چکی ہے اور 25 لاکھ روپے فی ٹیوب ویل کی تنصیب پر خرچ آیا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان پر کروڑوں روپے خرچ کرنے کے باوجود انہیں چالو نہیں کیا جارہا ہے، ان کو چالو نہ کرنے کی وجوہات کیا ہیں؟

(ج) کیا محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ان کو جلد از جلد operational کرنے کا ارادہ رکھتا ہے؟

وزیراعلیٰ(میاں محمد شہباز شریف):

(الف) اربن واٹر سپلائی سکیم بورے والا کا کل تخمینہ 7کروڑ 53لاکھ روپے سیکرٹری ہاؤسنگ اربن ڈویلپمنٹ اینڈ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹ کی چٹھی نمبرSO(PH-S)8-8/2008 بتاریخ27-01-09 کے تحت منظور ہوا تھا۔اس سکیم میں کل22ٹیوب ویلز شہر کے مختلف حصوں میں لگنے تھے اور یہ تمام کے تمام22ٹیوب ویلز موقع پر لگ چکے ہیں۔ تخمینہ کے مطابق ہر ٹیوب ویل پر تقریباً20لاکھ روپے بمعہ مشینری اور پمپHouseخرچ آئے گا۔ بجلی کا کنکشن اس کے علاوہ ہے۔

(ب) یہ درست ہے کہ موقع پر22ٹیوب ویلز لگ چکے ہیں۔ تقریباً18پمپHouseبھی مکمل ہو چکے ہیں اور مشینریاں بھی موقع پر پہنچ چکی ہیں۔ بجلی کے کنکشنوں کے لئے فائلیں واپڈا کے متعلقہ دفتر میں جمع ہو چکی ہیں۔ سکیم کے کل تخمینہ7کروڑ53لاکھ روپے میں سے تین مالی سالوں2008-09،2009-10اور2010-11 کی پہلی سہ ماہی کے لئے اب تک صرف 4کروڑ10لاکھ روپے وصول پائے ہیں جو کہ تمام خرچ ہو چکے ہیں۔ مگر مزید فنڈز نہ ہونے کی وجہ سے مشینری کی تنصیب اور بجلی کے کنکشن ابھی تک نہ ہو سکے ہیں۔اس کے علاوہ کچھ AC/PVCپائپ بھی لگانے والا رہتا ہے۔یہی وجہ ہے کہ سکیم ابھی تک چالو نہ ہو سکی ہے۔

(ج) محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کی ہمیشہ سے ہی یہ کوشش رہی ہے کہ سکیموں کو جلد از جلد مکمل کر کے چالو کر دیا جائے تاکہ عوام کو پینے کا صاف پانی مہیا ہو سکے۔ محکمہ کی اب بھی یہی کوشش ہے مگر مزید فنڈز نہ ہونے کی وجہ سے سکیم مکمل نہ ہو سکی ہے۔ جیسے ہی بقیہ فنڈز موصول ہوں گے سکیم مکمل کر کے چالو کر دی جائے گی۔

عوامی ولاز لاہور کے نام پر بحریہ ٹاؤن والوں کا کروڑوں کے فراڈ کی تفصیلات

*7329: شیخ علاؤالدین: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سال2006 میں عوامی ولاز لاہور کے نام پر بحریہ ٹاؤن والوں نے5مرلہ گھر مبلغ پانچ لاکھ میں غریب عوام کو بنا کر دینے کا وعدہ کیا اور تقریباً2010لوگوں سے پانچ لاکھ روپے فی کس کے حساب سے وصول کئے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ آج تک مذکورہ منصوبہ عوامی ولاز لاہور میں کسی ایک آدمی کو بھی کوئی گھر نہیں دیا گیا اور نہ ہی مذکورہ منصوبے پر کوئی کام شروع کیا گیا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ عوامی ولاز لاہور کے نام پر لی گئی رقم سے بحریہ ٹاؤن والے کروڑوں روپے منافع کما چکے ہیں اس کے باوجود عرصہ 4 سال گزر جانے کے بعد بھی کسی کو گھر دینے کے لئے تیار نہیں؟

(د) اگر جز ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت بحریہ ٹاؤن لاہور والوں کے خلاف کارروائی کرنے اور متاثرین کو گھر دلوانے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی کیا وجوہات ہیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ایل ڈی اے نے بحریہ ٹاؤن کی صرف دو عدد سکیمیں بحریہ ٹاؤن سیکٹر A اور بحریہ ٹاؤن (سفاری ٹاؤن) منظوری کی ہیں باقی سکیمیں متعلقہ ٹاؤن سے منظور شدہ ہیں جہاں تک پرائیویٹ ہاؤسنگ سکیموں میں پلاٹوں کی خرید و فروخت کا تعلق ہے اس میں ایل ڈی اے کا عمل دخل نہیں ہوتا بلکہ یہ سکیم مالکان اور خریدار کے مابین ہوتا ہے۔

(ب) جز(الف) کے حوالے میں جواب دے دیا گیا ہے کہ عوامی ولاز سکیم ایل ڈی اے سے منظور شدہ نہ ہے۔

(ج) جواب (الف وب) میں دے دیا گیا ہے۔

(د) محکمہ ایل ڈی اے سے متعلقہ نہ ہے۔

جی ڈی اے کا بجٹ ودیگر تفصیلات

*7409: ڈاکٹر محمد اشرف چوہان: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) گوجرانوالا ڈویلپمنٹ اتھارٹی کا سال 2009-10 اور 2010-11 کا کل بجٹ کتنا ہے؟

(ب) ان سالوں کے دوران کتنی رقم سیوریج کی نئی پائپ لائنیں بچھانے کے لئے مختص کی گئی ہے؟

(ج) کتنی رقم خرچ ہوئی ہے اور کتنی بقایا ہے؟

(د) کتنی رقم سرکاری مشینری خریدنے کے لئے خرچ ہوئی ہے؟
(ہ) کتنی رقم سرکاری گاڑیوں کی پٹرول/ڈیزل/مرمت پر خرچ ہوئی ہے؟
(و) اس شہر میں سیوریج کے کتنے منصوبے کہاں کہاں مکمل کئے جا رہے ہیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) جی ڈی اے یوڈی ونگ کے بجٹ سال 10-2009 میں آمدن مبلغ 634.851 ملین روپے اور خرچہ 402.062 ملین روپے تھا اور 11-2010 کی مجوزہ آمدن 807.786 ملین روپے اور مجوزہ خرچہ 802.772 ملین روپے ہے۔

واسا گوجرانوالا کے بجٹ سال 10-2009 میں آمدن مبلغ 78.031 ملین روپے اور خرچہ مبلغ 559.296 ملین روپے تھا جبکہ سال 11-2010 کے بجٹ میں آمدن کا تخمینہ 548.305 ملین روپے اور اخراجات کا تخمینہ مبلغ 691.112 ملین روپے لگایا گیا ہے۔

(ب) ان سالوں میں حکومت کی طرف سے سیوریج پائپ لائنیں بچھانے کے لئے کسی بڑی سکیم کے لئے رقم مختص نہیں کی گئی بلکہ گوجرانوالا شہر میں کچھ گلیوں میں چھوٹے سائز کے سیور پائپ بچھانے کے لئے مبلغ 37.650 ملین رقم مختص کی گئی ہے۔

(ج) سال 10-2009 کے دوران 3.073 ملین روپے خرچ ہوئے تھے اور بقیہ مبلغ 34.577 ملین روپے کے منصوبہ جات زیر تکمیل ہیں۔

(د) سرکاری مشینری خریدنے کے لئے 60.199 ملین روپے خرچ ہوئے ہیں۔

(ہ) سرکاری گاڑیوں کی پٹرول/ڈیزل/مرمت پر مبلغ 5 لاکھ 68 ہزار روپے خرچ ہوئے ہیں۔

(و) شہر کے چاروں ٹاؤنز قلعہ دیدار سنگھ، اروپ ٹاؤن، نندی پور ٹاؤن اور کھیالی شاہ پور ٹاؤن کی مختلف آبادیوں میں سیوریج کے چھوٹے سائز کے پائپ بچھانے کے منصوبے مکمل کئے جا رہے ہیں۔

گوجرانوالا شہر میں ڈرین نالوں کی صفائی و دیگر تفصیلات

*7410: ڈاکٹر محمد اشرف چوہان: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گوجرانوالا شہر میں چھوٹے اور بڑے ڈرین نالوں کی تفصیل اور لمبائی بتائیں؟

(ب) سال2008-09 اور2009-10 کے دوران ان ڈرینز کی صفائی پر کتنی رقم خرچ ہوئی؟
(ج) اس شہر میں سیوریج کی صفائی کے لئے کتنا عملہ کام کر رہا ہے، مزید کتنا عملہ درکار ہے؟
(د) اس شہر میں سیوریج کی صفائی کے لئے کون کون سی مشینری ہے؟
(ہ) کتنی اور کون کون سی مشینری درکار ہے اور یہ کب تک فراہم کی جائے گی؟

وزیراعلیٰ(میاں محمد شہباز شریف):

(الف) گوجرانوالا شہر میں ڈرین نالوں کی لمبائی تقریباً77 کلو میٹر ہے۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
(ب) سال2008۔09اور2009۔10 ڈرینز کی صفائی پر مبلغ چوبیس لاکھ باون ہزار روپے خرچ ہوئے۔
(ج) واسا گوجرانوالا کے پاس کل207 سیور مین ہیں اور مزید100 سیور مین درکار ہیں۔
(د) واسا گوجرانوالا کے پاس سیوریج کی صفائی کے لئے 12 عدد سکشن /جیٹنگ (suction/ jetting) مشینیں، 22 عدد چھوٹے(dewatering set) اور2 عدد ایکسکویٹر مشینیں ہیں۔
(ہ) شہر کی ضروریات کو مدنظر رکھتے ہوئے مشینری کے حصول کے لئے "JICA" جاپان کے تعاون سے 213 ملین روپے کی سکیم approval کے مراحل میں ہے جونہی اس کے فنڈز میسر ہونگے۔ درج ذیل مشینری فراہم کر دی جائے گی۔
سکشن مشین۔3 عدد، ڈریگ لائنز۔1 عدد، ڈمپر۔3 عدد، ایکسکویٹر۔2 عدد، ٹرک کرین۔1 عدد، ڈیواٹرنگ سیٹ۔20 عدد اور ونچنگ مشینیں۔6 عدد

جناب ڈپٹی سپیکر: اب ہم توجہ دلاؤ نوٹس لیتے ہیں۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری صاحبہ!

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! اگر ہم نے وقفہ سوالات صرف اس قسم کے جوابات لینے کے لئے کرنا ہے تو میں سمجھتی ہوں کہ .I am sorry ہمیں Question Hour نہیں کرنا چاہئے۔ یہ کیا طریقہ ہے کہ میں سوال کچھ پوچھتی ہوں، انہوں نے صرف چار جملے رَٹ لئے ہیں، وہی جملے بار بار دہرائے جا رہے ہیں اور میرے سوال کا جواب مجھے نہیں ملا۔ میں سمجھتی ہوں کہ اس پر یا تو محکمہ کی

طرف سے ان کو تیاری کر کے آنا چاہئے، جب آپ نے تیاری کی ہے اور نہ ہی آپ کے پاس کوئی انفارمیشن ہے کیونکہ اس قسم کے جواب دے کر ایوان کا ٹائم بھی ضائع کیا جا رہا ہے اور ہمارا استحقاق بھی مجروح کیا جا رہا ہے۔ میں تو بڑا categorically question پوچھ رہی ہوں لیکن جواب کچھ دیا جا رہا ہے۔ یہ غریب لوگوں کے بچوں کے مستقبل کی تباہی ہے کہ آپ پندرہ قسم کی فیسیں لے رہے ہیں اور اس کے بعد آپ کو miscellaneous fee کا پتا نہیں ہے کہ کیوں لے رہے ہیں؟

رانا محمد افضل خان: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بہت شکریہ۔ آپ تشریف رکھیں۔

رانا محمد افضل خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: پہلے ایک کی بات تو ختم ہونے دیں۔ جی، محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری!

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! میری آپ سے گزارش یہ ہے کہ آپ اس بات کا notice لیں کہ اس طرح کا اگر Question Hour ہو گا تو یہ ہمارے اور نہ ہی یہ عوام کے بھلے میں ہے، انہیں کہیں کہ اگر سوالوں کے جوابات دینے ہیں تو یہ تیاری کر کے آیا کریں۔ اگر آج بارہ دن بعد Question Hour ہوا ہے تو آپ ان کا حال دیکھ رہے ہیں کہ ہم ان سے پوچھتے کیا ہیں اور یہ جواب کیا دیتے ہیں۔ اگر اس طرح کا Question Hour ہو گا تو پھر اس کا کوئی فائدہ نہیں اور آپ ٹائم ضائع کر رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر!۔۔۔

محترمہ رفعت سلطانہ ڈار: جناب سپیکر!۔۔۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر!۔۔۔

محترمہ سیمل کامران: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جتنے معزز ممبران کھڑے ہیں میں نے سب کا نام نوٹ کر لیا ہے اور میں باری باری سب کو پوائنٹ آف آرڈر دے رہا ہوں پہلے آمنہ الفت صاحبہ!

محترمہ رفعت سلطانہ ڈار: جناب سپیکر! میں نے اہم issue پر بات کرنی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: پہلے آمنہ الفت صاحبہ کو بات کرنے دیں پھر میں آپ کو بھی floor دیتا ہوں۔

محترمہ رفعت سلطانہ ڈار: جناب سپیکر! میں تین دن سے بات کرنے کی کوشش کر رہی ہوں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اچھا میں آپ کو بھی floor دیتا ہوں، پہلے وہ تو بات کر لیں آپ تشریف رکھیں۔

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! میرا point یہ ہے کہ میرا نام لے کر شیخ صاحب نے کہا تھا کہ۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، آپ مختصر کر لیجئے گا۔

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! اتنے لوگوں نے بات کی لیکن آپ نے کسی پر کوئی قدغن نہیں لگائی اور میری دفعہ آپ نے شروع میں ہی قدغن لگا دی۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اصل میں وہ بات ہی ایسی تھی۔ شیخ صاحب! پلیز، آپ تشریف رکھیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! اگر وہ بات کریں گی تو میں اس کا جواب دوں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شیخ صاحب! بات آپ نے کی تھی تو اس لئے میں انہیں ٹائم دے رہا ہوں۔۔۔

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! مجھے شیخ صاحب کی بات کا جواب دینے دیجئے اور بات یہ ہے کہ شیخ صاحب بڑے محترم ہیں۔ انہوں نے یہ کہا تھا کہ اگر آمنہ الفت صاحبہ اس کا جواب نہ دے سکیں تو ہم 47 بندے یعنی لوٹے یہاں پر استعفیٰ دیں گے۔ اگر یہ 47 بندے یہاں پر پورے کر دیں تو میں یہاں پر اسی وقت استعفیٰ دے دوں گی یا پھر یہ 47 بندے کل یا پرسوں یا دوران اجلاس پورے کر دیں تو میں استعفیٰ دے دوں گی۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! آپ مجھے اس کا جواب دینے دیں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ انہیں تو جواب دینے دیں۔

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! انہوں نے دوسری بات یہ کی کہ قائداعظم کے issue پر میری اور ان کی گفتگو ہوتی رہتی ہے۔ قائداعظم کے issue پر تو میں نے کبھی discussion نہیں کی، کہاں قائداعظم اور کہاں ہم، کہاں راجہ بھوج اور کہاں گنگو تیلی؟ انہوں نے اپنے آپ کو قائداعظم سے ملانے کی کوشش کی۔ (شیم، شیم)

جناب والا! میں حیران اور ششدر رہوں کہ قائداعظم۔۔۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شیخ صاحب! آپ تشریف رکھیں۔

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! وہ عالمی شخصیت، برصغیر کے تمام مسلمانوں کے لئے سوچ رہے تھے جو کہ انگریزوں کے خلاف نبرد آزما تھے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آمنہ الفت صاحبہ! آپ پہلے میری بات سنیں۔

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ یہ کیا کر رہی ہیں؟ آپ پہلے Chair کی بات تو سن لیں۔ آپ لوگ ایک چیز ذہن میں رکھا کریں۔ آپ کو میں نے پوائنٹ آف آرڈر اس لئے دیا کہ یہ ایک چیز decide ہو گئی ہے کہ قائداعظم کے حوالے سے اس House میں اب کوئی بات نہیں ہو گی اور خاص طور پر اس issue کے حوالے سے بات نہیں ہو گی چونکہ انہوں نے آپ کا نام لیا تھا تو اس لئے میں نے آپ کو respond کرنے کے لئے کہا۔۔۔

محترمہ آمنہ الفت: پھر آپ انہیں کہیں کہ مجھے بات کرنے دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ نے بات کر لی ہے۔

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! نہیں، میں نے ابھی بات کرنی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں! پھر wind up کریں۔

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! میں حیران اور ششدر ہوں کہ یہاں پر کون سی انگریزوں کی حکومت ہے، اب کون سے ہندو ہمارے سر پر براجمان ہیں، کون سی مسلمانوں کے لئے علیحدہ ریاست لینی ہے اور کس دن ہمارے محترم بانی پاکستان نے ملک حاصل کرنے کے لئے اپنی سیٹیں چھوڑ کر انگریزوں کے floor پر۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: پھر آپ ادھر آ گئی ہیں؟

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! میں نے قائداعظم کا نام نہیں لیا، میں نے بانی پاکستان کہا ہے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، آپ کا پوائنٹ آف آرڈر آ گیا۔

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! مجھے بات پوری کرنے دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ کس طرح بول رہی ہیں، آپ Chair کو dictate کرنا شروع ہو گئی ہیں، This is wrong ایوان کا ایک decorum ہوتا ہے۔ no shouting match میں نے آپ کو floor دیا ہے، آپ نے بات کر لی ہے۔

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! میں نے ابھی بات مکمل نہیں کی۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ طریقے سے بات کریں۔ اب آپ wind up کریں۔

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! بات یہ ہے کہ "مُلاں کی دوڑ مسجد تک" ٹیوٹا موٹرز سے شروع ہو کر ان کی آشیانہ تک دوڑ ہے، کسی کو حکومت بچانے کے لئے نمبر زپورے کرنے ہیں، کسی کو اپنے پلازہ بچانے کے لئے اپنے آپ اور ضمیر کو فروخت کرنا ہے۔ اس آزاد ملک کی آزاد فضاؤں میں یہ لوٹے اتنے آزاد ہو چکے ہیں کہ ان کی روحیں تو قید ہیں لیکن ان کے ضمیر پرواز کر چکے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔ اب آپ تشریف رکھیں۔ جی، ڈار صاحبہ!

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! مجھے wind up تو کرنے دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میں نے wind up کے لئے آپ کو دو دفعہ موقع دیا۔ اب آپ تشریف رکھیں۔

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! مجھے بات تو ختم کرنے دیں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ اپنی بات ختم بھی تو نہیں کرتیں، آپ کو میں نے دو دفعہ wind up کا موقع دیا۔

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! میں ابھی wind up کرتی ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں، پھر آپ جلدی wind up کریں۔

محترمہ آمنہ اُلفت: جناب سپیکر! کسی شخص کی ذہنی حالت اتنی خراب ہو جائے کہ وہ اپنے آپ کو Shakespeare کہنے لگے، کوئی اپنے آپ کو علامہ اقبال سمجھنے لگے یا بانی پاکستان سمجھنے لگے تو اس کا ہمارے پاس کوئی علاج نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بہت شکریہ

محترمہ آمنہ اُلفت: جناب والا! وہ Mental Hospital چلے جائیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بس wind up ہو گیا ہے، اب آپ تشریف رکھیں۔ جی، ڈار صاحبہ!

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میں حق رکھتا ہوں کہ میں ان کی بات کا جواب دوں۔

محترمہ رفعت سلطانہ ڈار: جناب سپیکر! یہ ایک اہم اور ضروری سوال ہے۔ سوال نمبر 6452 ہے جو کہ ایف ڈی اے سٹی فیصل آباد کرپشن کی انکوائری سے متعلق ہے، یہ بہت ضروری ہے۔ میں تین دفعہ یہ سوال کر چکی ہوں جس کو دبایا گیا ہے اور اب یہ انکوائری کے لئے پیش کیا گیا ہے۔ اس سوال کے آخر میں کہتے ہیں کہ چونکہ۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ ڈار صاحبہ! وقفہ سوالات ختم ہو چکا ہے۔

محترمہ ساجدہ میر: پوائنٹ آف آرڈر۔

محترمہ رفعت سلطانہ ڈار: جناب سپیکر آپ میری بات نہیں سُنتے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں، آپ کی میں بہت سُنتا ہوں۔

محترمہ رفعت سلطانہ ڈار: جناب سپیکر! یہ سوال کرپشن سے متعلق ہے۔

محترمہ ساجدہ میر: پوائنٹ آف آرڈر۔

محترمہ فوزیہ بہرام: پوائنٹ آف آرڈر۔

محترمہ رفعت سلطانہ ڈار: جناب سپیکر! آپ عورتوں کی لڑائی میں پڑ جاتے ہیں اور سوال رہ جاتے ہیں۔ (قہقہے)

یہ سوال کرپشن سے متعلق ہے، اس پر فوری طور پر ایک کمیٹی بنائی جائے اور اُس کمیٹی میں سی ایم صاحب کو شامل کیا جائے کیونکہ کرپشن فیصل آباد ایف ڈی اے سٹی کی ہے۔ وہ اس وقت لوٹوں کے امیر المومنین بنے ہوئے ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ وہ ضرور انکوائری کریں گے۔ ان لوٹوں نے ان کو بنارسی ٹھگ بنا دیا ہے۔ آپ نے اُن کو خادم اعلیٰ کہا، ہم نے خادمین حرمین شریفین کہا۔ ایف ڈی اے سٹی فیصل آباد کی کرپشن سے متعلق ابھی ایک کمیٹی announce کی جائے اور سی ایم صاحب کے پاس بھیجی جائے اور اس میں اُن کو بھی شامل کیا جائے ورنہ میں کورٹ میں چلی جاؤں گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔ جی، سیمل کامران صاحبہ!

محترمہ فوزیہ بہرام: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: فوزیہ بہرام صاحبہ! میں نے آپ کا نام لکھا ہوا ہے، آپ تشریف رکھیں۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر!۔۔۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میں نے آمنہ اُلفت کی بات کا جواب دینا ہے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے

"لوٹے، لوٹے" اور "لوٹے بہہ جا، لوٹے بہہ جا" کی نعرہ بازی)

جناب ڈپٹی سپیکر: شیخ صاحب! آپ تشریف رکھیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میں نے ان کی بات کا جواب دینا ہے، آپ میری بات سُنیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں، شیخ صاحب! آپ تشریف رکھیں۔ میں نے سب کے نام لکھے ہوئے ہیں، میں آپ کو floor دیتا ہوں۔

سید حسن مرتضیٰ: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: حسن مرتضیٰ صاحب! آپ کا نام ان کے بعد ہے۔ جی، سیمل کامران صاحبہ!

محترمہ سیمل کامران: آپ کا بہت شکریہ۔ جناب سپیکر! کل ہم نے میڈیا میں دیکھا کہ پنجاب اسمبلی میں Earth Hour منایا گیا۔ یہ ایک national event تھا، مجھے بہت تکلیف ہوئی، بہت دُکھ ہوا کہ جب سپیکر صاحب oath لیتے ہیں تو وہ اپنی پارٹی چھوڑ دیتے ہیں۔ سپیکر Custodian of the House ہوتا ہے اور Chair سے atleast ہم یہ expect نہیں کرتے کیونکہ Chair کے لئے تمام معزز ممبران برابر ہوتے ہیں۔ مجھے اس بات کا بہت دُکھ ہے اور میں احتجاج کرتی ہوں کہ Chair کی طرف سے یہ جو رویّہ اپنایا گیا اس میں اپوزیشن کے کسی بھی ممبر کو invite نہیں کیا گیا، یہ پنجاب اسمبلی ہے، جاتی عمرہ نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ personal نہ ہوں، اس پر اسمبلی سیکرٹریٹ کی بات کریں۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! یہ میرا right ہے۔ یہاں پر پی ایم ایل (ن) کے MNAs اور پی ایم ایل (ن) کے workers ہمیں میڈیا نے دکھائے ہیں، ہم نے دیکھے ہیں اور اپوزیشن کے جو معزز ممبران ہیں وہ وہاں پر کہیں نظر نہیں آرہے ہیں، یہ اسمبلی کسی سیاسی جماعت کی میراث نہیں ہے۔ اس House کو اس پنجاب اسمبلی کو کوئی سیاسی پارٹی یرغمال نہیں بنا سکتی۔ آپ کے اس act سے Chair نے جب یہ کیا ہے تو ہمارا ابھی استحقاق مجروح ہوا ہے، ہمارا right ہے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ کا valid point of order ہے۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! میں Chair کے اس روّیے پر احتجاجاً ٹوکن واک آؤٹ کرتی ہوں۔

(اس مرحلہ پر معزز خاتون ممبر حزب اختلاف محترمہ سیمل کامران ایوان سے احتجاجاً واک آؤٹ کر گئیں)

رانا محمد افضل خان: پوائنٹ آف آرڈر۔

شیخ علاؤالدین: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میں باری باری سب کو floor دیتا ہوں۔ پہلے میں سیمل کامران صاحبہ کی بات کا جواب دے دوں کہ اس میں اسمبلی سیکرٹریٹ جو ہے۔۔۔

محترمہ رفعت سلطانہ ڈار: جناب سپیکر! یہ سوال بہت اہم ہے اس پر کمیٹی بنائیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ڈار صاحبہ! ایک منٹ، آپ تشریف رکھیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میں آمنہ اُلفت کی بات کا جواب دینا چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: پہلے مجھے بات کر لینے دیں۔ ایک معزز ممبر نے بات کی ہے۔۔۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میں جواب نہ دوں؟ آپ مجھے بتائیں کہ جب سے House چلا ہے آپ نے سینکڑوں پوائنٹ آف آرڈرز دیئے ہیں، مجھے دو منٹ بات کرنے دیں۔ میں نے آمنہ اُلفت کی بات سُنی ہے، میں ان کی بات کا جواب دینا چاہتا ہوں۔ میں اس کا حق رکھتا ہوں یا نہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

شیخ علاؤالدین: میں یہ بات کہنا چاہتا ہوں کہ میں نے محترمہ آمنہ الفت کی جو بات کی وہ میں نے ان کی قدر کرتے ہوئے بات کی تھی۔۔۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "لوٹے، لوٹے" کی نعرہ بازی)

ان لوگوں سے کہیں کہ یہ میری بات سُننے کا حوصلہ پیدا کریں اور اس کا جواب دیں۔ میں نے آمنہ اُلفت سے یہ بات کہی تھی کہ وہ میرے ساتھ اس پر بات کر لیں کہ کیا قائداعظم دونوں جماعتوں میں رہے ہیں یا نہیں رہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بس آپ تشریف رکھیں۔

شیخ علاؤالدین: اب اس پر انہوں نے مجھے جواب نہیں دیا، انہوں نے ایک اور بات کہی۔ انہوں نے کہا کہ "کہاں راجا بھوج، کہاں گنگو تیلی"۔ عبداللہ یوسف نے یہ کہا جو ابھی یہاں بیٹھے تھے کہ جسونت سنگھ نے یہ کہا ہے، میں کہتا ہوں کہ جسونت سنگھ کی کتاب منگوائیں، اگر صفحہ نمبر 84، 87 اور 101 پر قائداعظم کے بارے میں یہ نہ لکھا ہو تو میں عبداللہ یوسف کو کہتا ہوں کہ وہ ابھی resign کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، آپ تشریف رکھیں۔

شیخ علاؤالدین: یہ بے شرم لوگ ہیں جو تاریخی حقائق کو جھٹلاتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔ جی، کرنل صاحب!

لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) محمد شبیر اعوان: جناب سپیکر! آپ ہمیں بہت اچھے لگتے ہیں لیکن آپ کے ایک remark سے ہماری بڑی دِل شکنی ہوئی ہے۔ آپ اس کو clear کریں کہ جب سیمل کامران وہاں پر گئی ہیں تو آپ نے کہا کہ treasury benches پر آئی ہیں اس پر میں آپ کو welcome کہتا ہوں۔ آپ ریکارڈ نکلوائیں۔ آپ نے کہا welcome، ہم آپ کو اپنا سمجھتے ہیں۔ کیا آپ صرف ان کے سپیکر ہیں یا ہمارے بھی سپیکر ہیں؟ یہ کارروائی کا حصہ ہے، اس کو حذف کرائیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: پہلے میں آپ کو ایک بات بتا دوں کہ دو چیزیں ہیں۔ آپ کا جو point ہے اس پر میں نے سیمل کامران صاحبہ کو صرف اتنا کہا تھا کہ ان seats کی باقاعدہ allocation ہوئی ہے اور میں نے چودھری ظہیر الدین صاحب کو بھی کہا کہ باہر seating Plan لگا ہوا ہے، اس حوالے سے سپیکر صاحب کی باقاعدہ ruling ہے۔ Rule No. 8 کے تحت House میں ممبران کے بیٹھنے پر ruling موجود ہے۔ چونکہ اس وقت House میں جگہ کم ہے، ممبران کے بیٹھنے پر پابندی نہیں ہے لیکن میں کسی ممبر کو ان سیٹوں سے بولنے نہیں دیتا ہوں سوائے ان کے جن کی یہاں پر باقاعدہ allocation ہے اور اس پر اگر ایسی کوئی بات میں نے کی ہے تو میں اس کو check کروں گا اور اگر ہوئی ہوگی تو میں اس کو حذف بھی کروں گا۔

جناب سپیکر! دوسری بات جو سیمل کامران صاحبہ نے Earth Hour کے حوالے سے کی ہے اس پر ہم نے اسمبلی سیکرٹریٹ سے جواب بھی مانگا ہے کیونکہ یہ at the eleventh hour decide ہوا کہ Earth Hour منایا جانا ہے اور اس پر جو اطلاع نہیں دی گئی اس کو ہم دیکھ رہے ہیں۔

کرنل (ریٹائرڈ) نوید اقبال ساجد: جناب سپیکر! آپ قانون دان ہیں اور آپ کو پتا ہے کہ جب کوئی petition sub-juidice ہوتی ہے تو اس کا مطلب ہے کہ یہ اِدھر ہیں نہ اُدھر ہیں۔ میری suggestion یہ ہے کہ treasury benches ہوں یا opposition benches ہوں ان کے لئے اوپر other benches declare کریں اور ان سب لوٹوں کو وہاں پر چڑھا دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔ جی، حسن مرتضیٰ صاحب!

محترمہ آمنہ بٹ: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آمنہ بٹ صاحبہ! آپ کا نام لکھا ہوا ہے، آپ تشریف رکھیں۔

محترمہ فوزیہ بہرام: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ فوزیہ بہرام صاحبہ! میں نے نام لکھے ہوئے ہیں میں سب کو بُلا رہا ہوں آپ بے فکر رہیں۔ جی، حسن مرتضیٰ صاحب!

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میں پچھلے کافی دنوں سے point of order کے لئے request کر رہا تھا، آج آپ نے مہربانی فرمائی ہے۔ میں آپ کے گوش گزار کرنا چاہتا تھا کہ یہاں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ کی جیب میں موبائل تو نہیں ؟

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میرا نہیں آپ کا موبائل بج رہا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ اپنی بات کریں۔ آپ پھر بھی اپنی جیب چیک کر لیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! آپ کا موبائل بج رہا ہے۔ (قہقہہ)

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں، اب آپ بات کریں۔

سید حسن مرتضیٰ: میرا موبائل نہیں بج رہا۔ میں نے تو تلاشی بھی لی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں، آپ اپنی بات کریں۔

سید حسن مرتضیٰ: بہت شکریہ۔ جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے حکومت کی توجہ چاہتا ہوں۔ (قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: میری معزز ایوان سے گزارش ہے کہ Order in the House.

سید حسن مرتضیٰ: گندم کی فصل تیار ہے کچھ دنوں تک اس کی کٹائی بھی شروع ہونے والی ہے۔

کرنل (ریٹائرڈ) نوید اقبال ساجد: جناب والا! ان کے بعد مجھے بات کرنے کا موقع دیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، تشریف رکھیں، ان کے بعد آپ کی باری ہے۔

کرنل (ریٹائرڈ) نوید اقبال ساجد: جناب سپیکر! آپ ہمیں بات کرنے کا موقع ہی نہیں دیتے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! اگر اب مجھے disturb کیا گیا تو پھر یہاں پر کوئی فوجی نہیں بول سکے گا۔ جتنے بھی کرنل ہیں کوئی ریٹائر نہیں ہوئے انہیں فوج سے نکالا گیا ہے۔ (قہقہے)

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ عظمیٰ بخاری صاحبہ سے گزارش ہے کہ وہ محترمہ سیمل کامران کو House میں واپس لے آئیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب والا! میں جب بھی کوئی بات کرنے لگتا ہوں تو ایک کرنل اُٹھ کر مجھے interrupt کر دیتا ہے۔

کرنل (ریٹائرڈ) نوید اقبال ساجد: پوائنٹ آف آرڈر۔ (شور وغل)

جناب ڈپٹی سپیکر: پہلے آپ ان کو بات کر لینے دیں پھر آپ اپنی باری پر بول لیجئے گا۔ Order in the House.

کرنل (ریٹائرڈ) نوید اقبال ساجد: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ بات کر لیں اس کے بعد آپ اپنا پوائنٹ آف آرڈر بتائیں۔

پوائنٹ آف آرڈر

صوبہ میں گندم کی خریداری کے حوالے سے حکومت کی جانب سے کسی پالیسی کا اعلان نہ کرنے سے کسانوں کو پریشانی کا سامنا

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میں پوائنٹ آف آرڈر پر ایک انتہائی important بات کرنا چاہتا ہوں۔ پنجاب کے 70 فیصد عوام کی روزی اس بات سے وابستہ ہے اور میری کرنل صاحب سے گزارش ہے کہ وہ serious ہوں اور اس مسئلے کو seriously لیں۔

کرنل (ریٹائرڈ) نوید اقبال ساجد: میں serious لینا چاہتا ہوں آپ اپنی بات تو شروع کریں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے کہ یہاں پر گندم کی فصل تیار ہو چکی ہے۔ اس کے لئے ہماری حکومت نے کوئی policy announce نہیں کی۔ جب یہ crushing season شروع ہونے والا تھا تو اس وقت بھی on the floor of the House میں نے بات کی تھی کہ crushing season شروع ہونے والا ہے، ملوں نے کسانوں کو لوٹنا ہے انہوں نے اپنی من مانی کرنی ہے، تیس تیس فیصد گنے پر کٹوتی ہوتی رہی ہے۔ شوگر مافیا نے اپنی مرضی سے کٹوتی کی ہے، اپنی مرضی سے weight bridges لگائے ہوئے تھے جو انہوں نے کانٹے لگائے ہوئے تھے وہ بھی اپنی مرضی کے تھے۔ جناب میری طرف توجہ دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! وزیر قانون صاحب سے میری گزارش ہے کہ ذرا بیٹھ کر میری عرض سن لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آج Christian community کا باہر جلوس آیا ہوا ہے اور جو کمیٹی ہم نے باہر بھیجی تھی انہوں نے کہا ہے کہ وزیر قانون کو باہر بھیجیں اس لئے وہ ادھر گئے ہیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! حکومت کی طرف سے کوئی ذمہ دار آدمی اس وقت seat پر نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اب آپ اپنے point of order پر بات کریں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میرا point of order بڑا valid ہے اور میں نے بات بھی کرنی ہے۔ پنجاب حکومت نے اب کاشت کار کو لوٹنے کے لئے middleman کے ساتھ مل کر ایک ڈاکے کا plan بنایا ہے۔ جس گندم کی قیمت پاکستان پیپلز پارٹی کی حکومت نے -/950 روپے فی چالیس کلو گرام مقرر کی تھی آج اسے لوٹنے کے لئے سرمایہ دار کی حکومت نے پنجاب کے اندر دلال کے ساتھ مل کر اسے -/700 روپے من خریدنے کا پروگرام بنالیا ہے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "شیم، شیم" کی نعرہ بازی)

میرے میڈیا والے بھائی بھی سن رہے ہیں۔ میں آج اسمبلی میں on the record بات کر رہا ہوں کہ یہ گندم -/700 اور -/800 روپے میں خریدی جائے اور کاشت کار کو نہ لوٹا جائے ورنہ میں اس اسمبلی سے استعفیٰ دے دوں گا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے مقامی حکومت و کمیونٹی ڈویلپمنٹ(چودھری عبدالرزاق ڈھلوں): دے دیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! کہنا بڑا آسان ہے ۔ یہ بڑی آسانی سے اسمبلی میں پہنچ جاتے ہیں، اگر گاؤں کی سیاست کریں تو ڈھلوں صاحب کو پتا چل جائے کہ گاؤں کے لوگ کس کسمپرسی کے عالم میں زندگی گزار رہے ہیں۔ میرا ایک چھوٹا سا ضلع ہے جس میں آج بھی 10 لاکھ bags ایک گودام میں پڑے ہوئے ہیں۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ آخر وہ کیوں نہیں بک سکا؟ یہ حکومت پنجاب کی ناقص پالیسی اور حکومت پنجاب کی غلط کاری کی وجہ سے ہوا ہے ۔ ایک ہزار روپیہ انہوں نے اس کی sale price مقرر کی جبکہ دوسرے صوبوں میں -/975 روپے فی چالیس کلو تھی۔ اس وجہ سے ہماری گندم بک نہیں سکی کیونکہ ایک bag سو روپے کے حساب سے مہنگا پڑتا تھا۔ آج گندم کی کٹائی آ چکی ہے، کبھی پٹواری تحصیل دار، کبھی جمع بندی کے نام پر کبھی نقل خسرہ گرداوری کے نام پر کسانوں کو ذلیل کیا جائے گا، انہیں پریشان کیا جائے گا، delaying tactics استعمال کئے جائیں گے اور middleman جو پنجاب حکومت کا "دلال" ہے۔ میں یہاں بار بار کہہ رہا ہوں پنجاب حکومت کا "دلال" "middleman" وہ میری community کو لوٹے گا، وہ میرے غریب کاشت کاروں کے منہ سے نوالہ چھینے گا۔ اگر کوئی کسان، کوئی زمیندار بات کرے تو میں مانوں گا۔ لاہور کی پُر تعیش زندگی گزارنے والا ایم پی اے کیا جانے کہ پنجاب کے دیہاتوں میں کیا ہو رہا ہے؟ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! ہمارا کسان سردیوں کی ٹھنڈی اور لمبی راتوں میں جاگ کر اپنی فصلوں کو پروان چڑھاتا ہے اور اس کو لوٹنے کے لئے آڑھتی اور دلال آ جاتے ہیں۔ جب ہم ادھر آ کر بات کرتے ہیں تو۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اب آپ اپنا point of order بتا دیں اور اپنی بات کو wind up کر لیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب والا! میں پوائنٹ آف آرڈر بتا رہا ہوں۔ آپ مجھے defuse کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ آپ خود بتائیں اس House سے وزراء کی فوج کہاں چلی گئی، وہ اب جواب کیوں نہیں دیتے؟ کیا جواب دینا میرے ان بھائیوں کی ڈیوٹی ہے جبکہ انہیں پتا ہی نہیں کہ کسان کے ساتھ ہو کیا رہا ہے؟ میں نے اپنا احتجاج ریکارڈ کرایا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بہت شکریہ

سید حسن مرتضیٰ: اگر اس پر جواب نہ آیا تو انشاء اللہ تعالیٰ ہم واک آؤٹ بھی کریں گے۔

ملک محمد وارث کلو: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب خالد امتیاز خان بلوچ: پوائنٹ آف آرڈر۔

محترمہ فوزیہ بہرام: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ایک منٹ تشریف رکھیں۔

جناب محمد اشرف خان سوہنا: جناب سپیکر! حکومت پنجاب اسمبلی کی کارروائی میں بہت زیادہ غیر سنجیدہ ہے اور اس کو غیر ضروری سمجھتی ہے۔ اس وقت ایک وزیر بھی اسمبلی کے اندر موجود نہیں ہے۔ ہم سب اس پر واک آؤٹ کرتے ہیں۔ جب تک حکومت اپنی سنجیدگی کا مظاہرہ نہیں کرتی ہم واک آؤٹ کرتے ہیں۔ خدا کے لئے گورنمنٹ کی توجہ دلائیں، اس اسمبلی کی اہمیت کا انہیں احساس دلائیں۔ آپ اتنی اتنی rulings pass کر رہے ہیں۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کس کے لئے کر رہے ہیں؟ یہ کیسی غیر سنجیدہ حکومت ہے، کیسی غیر ذمہ دار حکومت ہے، ہم اس پر واک آؤٹ کرتے ہیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف ایوان سے واک آؤٹ کر گئے)

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحبان جو باہر موجود ہیں انہیں کہیں کہ اندر آ کر بیٹھیں۔ دوسرا میں ایک کمیٹی بنا رہا ہوں۔۔۔

محترمہ فوزیہ بہرام: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جائیں، اب باہر واک آؤٹ کریں میں آپ کو بلاتا ہوں۔

محترمہ فوزیہ بہرام: جناب والا! میں نے چھوٹی سی گزارش کرنی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ واک آؤٹ نہیں کر رہیں؟

محترمہ فوزیہ بہرام: نہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے، پھر بات کریں۔

محترمہ فوزیہ بہرام: جناب سپیکر! میں نے صرف یہ بات کرنی ہے اور آپ یہ بھی جانتے ہیں کہ میں ہمیشہ کسی important بات پر کھڑی ہوتی ہوں۔ ہمارے پارلیمانی سیکرٹری صاحب آج جب بات کر رہے تھے تو انہوں نے ظل ہما اور مسرت شاہین کے متعلق کہا کہ وہ دونوں خواتین contact پر ہیں۔
This is a wrong word. The word is contract; word is not contact.
وہ کس کے contact پر بھرتی ہوئی ہیں، ان کے contact میں یا منسٹر صاحب کے contact میں یا کسی افسر کے contact میں؟

> This is a wrong word to use against the women, very wrong. I say that this is the B.A pass Assembly and I regret. I don't think that everybody is B.A pass and even if they are B.A pass they don't know how to use.

اگر وہ انگریزی کا لفظ استعمال نہیں کر سکتے تو اُردو کا لفظ بولیں لیکن اس طرح کے الفاظ استعمال کرنا اور دھڑلے کے ساتھ بولتے چلے جانا میں سمجھتی ہوں کہ یہ انتہائی افسوس کی بات ہے۔ پارلیمانی سیکرٹری کو آپ training کر کے یہاں پر بٹھائیں اور وہ دھڑلے کے ساتھ فلانی عورت contact پر ہے، فلانی عورت contact پر ہے۔ کس کے contact پر ہے؟ The word is contract.

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ وشہری ترقی (جناب ظفر اقبال ناگرہ): آپ کو غلط سمجھ آئی ہے۔

محترمہ فوزیہ بہرام: مجھے غلط سمجھ نہیں آئی، میرے کان صحیح ہیں۔ آپ کو غلط سمجھ آئی ہے۔

MR. DEPUTY SPEAKER: No cross talk.

MRS. FOUZIA BEHRAM: And I am talking to Mr. Speaker. I am not talking to you my dear and you keep your voice shut.

جناب ڈپٹی سپیکر: فوزیہ بہرام صاحبہ! Chair سے مخاطب ہو کر بات کریں۔ اب آپ کا پوائنٹ آف آرڈر ختم ہو گیا ہے۔

جناب خالد امتیاز خان بلوچ: جناب سپیکر! This is no way.

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! کورم point out کرنا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: واک آؤٹ سے واپس آ گئے؟

کورم کی نشاندہی

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! آپ کو یاد کرانے آئی ہوں کہ کورم پورا نہیں لہذا گنتی کرا لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کورم point out ہوا ہے۔ گنتی کی جائے۔ (اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)
کورم پورا نہیں لہذا پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

دوبارہ گنتی کی جائے۔ (اس مرحلہ پر دوبارہ گنتی کی گئی)۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کورم پورا نہیں ہے لہذا اب House کل بروز منگل مورخہ 29-مارچ 2011 صبح 10:00 بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔